لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ

الحمد للہ کہ دریں احسن اوقات بہجت آیات رسالہ نافع الخلائق جامع العقاید دافع المفاسد

مسمّٰی بہ

عقد الفرائد

در بیان

احسن العقائد

حصہ دوم

از افادات فقیر مولوی غلام قادر بھیروی عفی عنہ
بتصرف الشیخ [illegible] الحسن حنفی [illegible]

بلا اجازت قریشی صاحب نہ چھاپیے — (معدن الحکمت پریس لاہور میں چھپا)
قیمت فی حصہ ۸ /

عقیدہ ۳۲

ثبوت رسالت نبی کریم صلعم و بیان افضلیت

سب مخلوقات پر رسالت آپکی کتاب اور سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے اور ایمان لانا بر اخبار حضرت بلا ریب اول درجہ ایمان کا ہے جیسا صدیق اکبرؓ کا ایمان اور جسقدر تردد ہو اوسی قدر درجہ ایمان کا کم ہوتا ہے اور شہادت رسالت کی بطریق وحی افضل ہے شہادت مشاہدہ سے جیسا کہ قصہ خزیمہؓ سے ثابت ہے کہ خزیمہ نے ایک معاملہ میں شہادت بلا رویت دی محض حضرت کے قول پر تصدیق کر کے شہادت ادا کی اس سبب اوسکی شہادت بمنزلہ دو شہادت کے اسلام میں مانی گئی قصہ یہ تھا کہ حضرت صلعم نے کسی اعرابی سے شتر خرید ا تھا اور قیمت ادا کر دی تھی دوسرے دن وہ اعرابی آکر قیمت کا طالب ہوا حضرت نے فرمایا قیمت ادا کی گئی ہے اوس نے شہادت طلب کی خزیمہؓ نے شہادت ادا کی کہ حضرت نے قیمت ادا کی ہے وہ چپ ہوا حضرت نے فرمایا کہ خزیمہؓ تو تو حاضر نہیں تھا شہادت کیسی ادا کی عرض کیا کہ آپ قیامت کی اور آسمان کی خبریں دیتے ہو اون پر ہم تصدیق کرتے ہیں اس خبر پر کسطرح تصدیق نہ کرتا حضرت نے خزیمہ کی شہادت بمنزلہ دو کس کے مقرر فرمائی اسیواسطے زید بن ثابتؓ جب قرآن شریف جمع کرنے لگے تو ہر آیت کو دو دو چار چار صحابی سے سنکر لکھتے تھے مگر آیت شریف لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ الخ صرف شہادت خزیمہؓ کے ساتھ لکھی علامہ شیخ تقی الدین نے فرمایا

کو اول پردہ نور سے صورت محمدیہ ظاہر ہوئی اسی سبب ہر بات میں حضرت اول ہیں شیخ محی الدین قدس سرہ نے فرمایا کہ اول ہباء میں صورت حضرت کی ظاہر ہوئی حضرت نے فرمایا میں نبی تھا اور آدم علیہ السلام پانی مٹی میں متفرق تھے یعنے میں اپنی نبوت کو جانتا تھا جب کہ صورت انسان کی عناصر میں پراگندہ تھی اور حضرت کو علم جمیع مفصل مراتب آئیندہ کا تھا علم اپنی صورت کا جامع جمیع علوم کا تھا کہ دنیا میں حاصل ہوگا اور یہ منصب اسواسطے خدا تعالے نے عطا کیا تاکہ وہ اپنے نفس پر اس مرتبہ کا حکم فرماویں نبی کو جبتک اپنی نبوت نہ معلوم ہو تو دوسرے کو اپنی نبوت کا کیا ارشاد فرماوے اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہر آسمان میں اوس کا حکم بھیجدیا یعنے ہر آسمان میں صورت انسان کی ہے جو اوسکو تعلیم معرفت الٰہی کا کرتی ہے حضرت کو علم بذاتہ حاصل ہوا بلا واسطہ حاصل ہوا اسواسطے درمیان حضرت اور اللہ تعالے کے کوئی صورت مجلی علوم کا نہیں اسی مرتبہ میں فرمایا انا سید ولد آدم ولا فخر یعنے میں نوع انسان کا سردار ہوں اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں اور مرتبہ رسالت اور خلافت میں فرمایا انا بشر مثلکم یعنے میں بصورت انسان ہوں تمہارے جیسا پس مرتبہ عالی نبوت کا برتر از مرتبہ صورت انسان ہے یعنے لطیفہ روحانی جب ملاحظہ فرمایا تو صورت انسانی محکوم احکام افلاک پائی جیسے جملہ بنی آدم محکوم احکام افلاک کے ہیں تو اس مرتبہ میں فرمایا انا بشر مثلکم اور بھوک سے پناہ مانگی پس ہر مرتبہ میں مطابق اوس مرتبہ کے ہے دنیا میں اوس مرتبہ روحانی کی حکایت فرمائی شیخ محی الدین فرماتے ہیں کہ انسان کی صورت افلاک و عناصر اور مرکبات اور لوح اور قلم اور ہباء میں جدا جدا ہیں اگر بیان کریں تو عقل عاجز ہے اور نقل شہادت نہیں دیتی یہ بیان

خاصین نا اہل کشف ہے حضرت آدم علیہ السلام کی معرفت اپنی اولاد کی
جو اونکی پشت میں تھی اونکو حاصل نہ تھی جب اولاد پشت سے نکالی
گئی تو اونکو دیکھکر علم حاصل ہوا افلاک کو ہمارے صورت کا علم نہین
اور باوجود دیکھا ہماری صورتین اون میں ہین جب دنیا میں پیدا ہوتی ہین
تو اونکو علم ہوتا ہے آدم کی پشت سے اولاد کا اخراج ہوا اگر سینہ
یا بازو یا ہاتھ سے ہوتا سب صورتون کو پہلے جانتے آدم کی صورت
ہماری صورت کے ساتھ متصل تھی مگر علم نہ تھا ۔ شیخ افضل الدین
نے فرمایا کہ آدم اولاد نیک کو جانتے تھے اور بد کو نہیں جانتے تھے اور
تفصیل اولاد سعداء کی جو پشت آدم مین تھی یہ ہے تسع مائۃ الف الف
الف الف الف الف الف الف وتسعمایہ والتسع وتسعین الفا اور
نصف اس کل او ثالث کا ضرب دیا جاوے سو جو حاصل ہو وہ عدد سعداء
اولاد آدم کا ہے جو اونکی پشت مین تھے اور کفار کا حساب ہی نامعلوم ہے
شیخ نے فرمایا کہ جسکو ہماری بات مین انکار ہو کہ ہر ایک فلک میں ہماری
صورتین ہیں ایک صورت دوسری صورت سے احق نہیں وہ اس
حدیث میں جو ترمذی مین موجود ہے تامل کرے کہ اللہ تعالے نے حضرت
آدم کے سامنے جلوہ گر ہوا اور دونو ہاتھ بند تھے فرمایا ان دو میں سے
ایک کو پسند کر حضرت آدم نے دہنا ہاتھ پسند کیا اور خدا کے دونو
ہاتھ (یمین) ہیں جب اللہ تعالے نے ہاتھ کھولا تو آدم نے دیکھا
کہ اپنی صورت اور اولاد کی صورتین اوسمین ہیں ایک شخص بڑا خوب
صورت دیکھا بولا یا رب یہ کون ہے اللہ تعالی نے فرمایا تیرا بیٹا
داؤد ہے آدم نے کہا اسکی عمر کتنی ہے فرمایا چالیس برس آدم نے
کہا کہ میری عمر کتنی ہے فرمایا ہزار برس آدم نے کہا کہ بیٹے اپنی عمر سے

اسکو ساٹھ برس دے اللہ نے فرمایا تو جان یہ جانے پس آدم اپنی عمر گنتے
رہے جب نوسو چالیس برس گذرے تو ملک الموت قبض روح کے واسطے
آیا آدم نے کہا الہی میری عمر ساٹھ برس باقی ہے اللہ تعالے نے فرمایا
کہ تمنے اپنی عمر سے ساٹھ برس اپنے بیٹے داؤد کو دیدی تھی آدم نے
انکار کیا سو اولاد بھی اوسی روز سے انکار کرنے لگی اور آدم بھول گیا اولاد مین
بھی بھول آگئی اوسی سبب سے اللہ تعالے کا حکم ہوا کہ بنی آدم جو معاملہ کرین
اوسپر کاغذ لکھین اور شاہد رکھین ۔ شیخ نے فرمایا ۔ کوئی شخص اب اس بات
کا انکار نہ کرے ۔ کہ ایک صورت ایک وقت مین کئی جگہ نمودار ہو سکتی ہے
کیونکہ اس حدیث مذکور سے امر واقعی ثابت ہوا جسمین انکار کی گنجایش نہین ہے
یہ تفسیر تفصیل باب ۳۴۲ فتوحات مین ہے ۔ قبل از وجود آدم کسی کو نبوت
عطا نہین ہوئی ۔ سب کی رسالت ظاہری ہے ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ۔ کنت نبیا مین نبی تھا ۔ کنت رسولا نہ فرمایا ۔ اسواسطے
کہ نبی کو علم شرع کا ہونا ضرور ہے ۔ اور حضرت کو اسوقت ہو چکا تھا جب
بصفت تنزیہ جب اول اللہ تعالے جلوہ فرما ہوا ۔ تو پردہ
جس کا نام ہبا ہے نمودار ہوا ۔ اس مین کل عالم کی صورتین تھین جیسا
کسی مکان کا اول نقشہ کھینچتے ہین ۔ خاک کے طور پر ۔ بعدہ تجلی نور کی ہوئی
اسمین اول صورت جو اقرب طرف نور کے تھی ظاہر ہوئی ۔ جیسا چراغ
گھر مین روشن ہوتا ہے ۔ تو سارا گھر روشن ہو جاتا ہے اول وہ صورت
محمدیہ تھی ۔ اور قریب صورت محمدیہ کے نور حضرت علی کا تھا اور حضرت
علی جامع اسرار انبیاء کے ہین ۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی کہتا ہے ۔ قول
خضر علیہ السلام کا ہے کہ شیخ ابو مدین مغربی جامع اسرار مرسلین
کے ہین روح محمدی مددگار جملہ انبیاء و مرسلین کا ہے ۔ کیونکہ آپ

قطب اعظم ہین۔ قبل از آنجا و عالم جسمانی عالم غیب مین بھی سبکے مددگار رہتے
اور عالم شہادت اور برزخ اور قیامت مین سب کو اپنے اپنے کمالات
تک پہنچا ئینگے۔ دلیل اس بات کی یہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا
فبھداھم اقتدہ یعنے ان پیغمبرون کی ہدایت کی پیروی کرو
یہ ہدایت حضرت کی ہے اگر ہدایت غیر کی ہوتی۔ تو کنت نبیا کے بر
خلاف ہوتی اور حضرت کو علم اولین و آخرین کا تھا۔ یہ علم حضرت کو دو
دفعہ عطاء ہوا۔ ایک عالم غیب مین جو کنت نبیا فرمایا۔ دوسرا معراج مین
خدا تعالے نے ہاتھ درمیان دوشانہ حضرت کے رکھا جسکی سردی حضرت
کے دل مبارک مین پہونچی۔ پس علم اولین آخرین کا حضرت کو دیا گیا
حضرت کو امر اس ہدایت کا ہے جو ہدا ذاتی ہے۔ کیونکہ حضرت امام مطلق ہیں
اور عالم جمیع علوم کے ہیں۔ درود شریف میں کما صلیت علی ابراہیم
وعلی آل ابراہیم) واقع ہے ظاہر اوس سے یہ پایا جاتا ہے کہ حضرت
صلعم کا درجہ حضرت ابراہیم سے کم ہو پس جواب اس وہم کا یہ ہے کہ یہ
صیغہ درود کا بہ تعلیم حضرت صلعم ہوا اور حضرت صلعم نے تواضع کا طریق
اختیار فرمایا جیسا بڑا بادشاہ کسی کو تعلیم کرے کہ فلانے وقت ہمکو ان الفاظ
کے ساتھ یاد کرنا اور اونہین الفاظ چہوٹے بطریق تواضع ارشاد کرے۔
آدم علیہ سلام حامل اسماء الہیہ کے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامل
معانی اسماء کے۔ معانی کا درجہ اسماء سے زیادہ ہے جیسے اصحاب حضرت کے
حضرت کی ذات پاک سے فیضیاب تھے یعنے اونکی زیارت کرتے تھے۔
اور باقی امت نام پاک حضرت سے فیضیاب ہے۔ یعنے اون کا نام زبان
اور دل مین رکھتی ہے اصحاب کا درجہ عالی ہے۔ اور امت کا کم۔
سب کمالات انبیاء کے شامل ہین۔ حضرت کی ذات پاک سے ظاہر ہوئی

شیخ بدیل حدیث انا سید ولد آدم لکھا ہے کہ سب نبی اور رسول
آپکی شریعت کی تابع تھے۔ مگر در پردہ کہ عام لوگوں کو معلوم نہین۔ انکی
شریعت حضرت کی شریعت تھی مگر ان کی شریعت کا منسوخ ہونا ایسا جیسا
آیات قرآن شریف منسوخ ہوئی ہیں اور حضرت نے فرمایا مجہہ کو حضرت
یونس پر فضیلت مت دو یہ طریق تواضع کا تھا۔ اصل مطلب یہ ہے کہ تم
اپنے دل سے تفصیل مت گھڑو۔ فضیلت وہ ہے۔ جو مجھکو اللہ نے دی ہے
کہ وہ فضیلت کل انبیاء پر ہے۔ ایک پر کیا فضیلت کوئی نبی یا ولی یا فرشتہ
حضرت کی تعریف نہین کر سکتا جسکی تعریف کی جاتی ہے۔ جبکہ دوسرا اسکے
درجات اور حالات سے عبور نہ کرے۔ آپ کو علم اولین و آخرین کا دیا گیا
اور آپکی شرع سب سے بالا ہے آپ کو لواء الحمد عطا ہوا کہ قیامت کے
روز آپ مقام محمود میں جلوس فرما دین گے۔ اور لواء الحمد سات جہنڈے
ہیں۔ ان پر اسماء الہیہ ہیں۔ کسی کو معلوم نہیں۔ اوس روز جسکو ان اسماء
سے سو یاد ہو گیا۔ وہ بہشت میں جاوے گا۔ شیخ محی الدین فرماتے ہین
میںنے جناب الٰہی میں عرض کی کہ وہ اسماء بتا۔ فرمایا ننانوے پیچھے ہین + وہ
جو حدیث مین وارد ہے۔ کہ جسکو ننانوے نام اللہ کے یاد ہون بہشت
مین جاوے گا مراد یہ ہے۔ کہ ان اسماء سے ننانوے جسکو یاد ہون گے
عقیدہ کا بیان نبوت اور رسالت کا اور فرق مابین اونکے ولایت
کا دائرہ محیط مومن اور ولی اور نبی اور رسول سبمین درج ہین۔ اول
مومن اوس پر ولی اوس پر نبی اوس پر رسول ہے۔ رسالت کی شرط
نبوت ہے۔ اور نبوت کی شرط ولایت ولایت کی شرط ایمان نبی کو
جبرائیل کچھ نہ لاکر کہے۔ تو وہ خاص بذات خود ہوتا ہے اس درجے کو
نبی کہتے ہیں۔ جب اسکی تبلیغ کا حکم آوے۔ تب رسول بنتا ہے

ولی کو ایسا حکم نہین آتا - کہ دوسرے کو تبلیغ کرے - حضرت صلے اللہ سے
پہلے رسول آئے وہ رسالت خاص بشر کے تھی حضرت کی رسالت
عام ہے جن و بشر اور ملائکہ کو - شیخ نے فرمایا - کہ کوئی شخص دنیا مین
سوائے دربار حضرت کے کوئی علم حاصل نہین کرتا - خواہ ہے متقدم
ہو یا متاخر ہو - شیخ نے باب ۳۶۷ مین فرمایا ہے کہ شمار انبیاء و مرسلین
کا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے - اور شمار اولیاء کا اسی قدر ضروری
ہے - گاہے کم و بیش ہو جاتے ہین شیخ کہتے ہیں - میری
سب انبیاء اور اولیاء کے ساتھ ملاقات ہوئی حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کے سامنے مینے قرآن پڑہا جب اپنا ذکر قرآن مین سنتے تھے وہ روتے تھے خشوع مین نے ان
سے سیکھا - اور تقلیب اعیان حضرت موسیٰ سے سیکھا اور مسئلہ
وحدت وجود کا ہود سے سیکھا - عیسے علیہ السلام کے ہاتہون پر
مین نے توبہ کی عقیدہ ۳۳ بیان معراج شریف بالجسد مبارک جو صورت
زمین پر جانتے تھے وہی صورت مشاہدہ مین آئی کچھ تغیر نہین تھا
اصل قصہ معراج میں قول اللہ تعالے کا ہے سبحان الذی اسرٰی بعبدہ
لیلا من المسجد الحرام الی مسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ لنریہ
من ایاتنا انہ وھو السمیع البصیر حضرت شیخ نے فرمایا کہ ضمیر نریہ کی
راجع بسوئے حضرت صلعم ہے نہ سوئے باری تعالےٰ اس انتقال مکانی
سے یعنے زمین سے آسمان پر جانے مین مشاہدہ اون آیات عجائب کا تھا
جو مختص اوس مکان مین تھین بنسبت جمیع مکانات کی بسوے باری
تعالیٰ یکسان ہے فوق اور تحت مین متغیر نہین ہوتی بادشاہ اپنے قلعہ
مین اور لشکرون مین جلوہ فرماتا ہے تو اونکی تعظیم اور ہیبت اعلیٰ ہوتی ہے
اوس حالت سے جو تھا لباس فاخرہ نہ پہنے ہو زمین سے عرش تک کل عالم مثل

ذرہ کے ہے بہ نسبت اوس عالم کہ عرش سے معلے ہے اور زمینون کے
تحت ہے اگر عرش ابد الاباد تک فوق کو جاوے یا تحت کو اوترے کوئی
نہایت نہ پاویگا جبرئیل علیہ السلام جنکا نام روح الامین ہے براق لائے
اس براق لانے مین یہ اشارہ تھا کہ اسباب کا مرتب ہونا حکمت ہے
وہ براق خچر سے چھوٹا اور حمار سے بڑا یعنے بغل ہو لو دو جنس سے ہی
اور تھا ر ہو لو جنس واحد سے وہ ان جنسون سے پاک تھا ہوا مین اڑتا
تھا یہ براق مثال اوس سواری کے ہے جو بادشاہ اپنی وزیر کی طرف
بہیجے کہ اوس پر سوار ہو کر آوے اور باطن مین اشارہ یہہ تھا کہ اللہ تعالے
کے دربار مین اللہ کی چیز کے وسیلہ سے پہونچتا ہے نہ غیر سے جب
بیت المقدس مین تشریف لے گئے تو اتر کر اوس حلقہ سے باندہا جو
پہلے انبیا براق کو باندہتے تھے یہ باندہنا بحکم عادت جاریہ در حق دواب
ہے اگر نہ باندہتے تو بھی کہڑا رہتا جب جبرائیل نے حضرت کے سامنے
کہڑا کیا تو سرکشی کرنے لگا یہ سرکشی خاصہ دواب کا ہے - جب بوقت
واپسی رستہ مین ایک وضو کرنے والے کا قدحہ کو سم سے اولٹ دیا کہ
ٹہوکر کہائی دوابہ کا خاصہ ہے جب حضرت براق پر سوار ہوئے تو ہوا مین
اڑتا تھا جب حضرت کو پیاس لگی جبرائیل دو برتن مملو ایک دودہ کا ایک
خمر کا لائے اسوقت خمر حرام نہ تھا حضرت نے دودہ لیکر پی لیا جبرائیل
نے عرض کیا کہ اصبت بالفطرۃ یعنی آپکی امت علم دین کا کامل
حاصل کریگی نقل از اقدس فتح میا فارقلین صفحہ ۵ و فتوح عجم جب
بیت المقدس میں پہونچے سب انبیاء کو نماز پڑہا کر سب کے خطبے اور
محامد سنے تو آپنے یہہ ارشاد فرمایا کہ حمد ہے خدای عز و جل کا کہ اوس نے
مجکو اپنے لب لباب انوار سے پیدا کیا اور میری قدر اور منزلت کو زمین

ولی کو ایسا حکم نہین آتا - کہ دوسرے کو تبلیغ کرے - حضرت صلے اللہ علیہ
پہلے رسول آئے وہ رسالت خاص لبشر کے تھی حضرت کی رسالت
عام ہے جن وبشر اور ملائکہ کو - شیخ نے فرمایا - کہ کوئی شخص دنیا مین
سوائے دربار حضرت کے کوئی علم حاصل نہین کرتا - خواہ ہے متقدم
ہو یا متاخر ہو - شیخ نے باب ۳۶۹ مین فرمایا ہے کہ شمار انبیاء و مرسلین
کا ایک لاکھ چوبیس ۲۴ ہزار ہے - اور شمار اولیاء کا اسی قدر ضروری
ہے - گاہے کم وبیش ہوجاتے ہین شیخ کہتے ہیں - میری
سب انبیاء اور اولیاء کے ساتھ ملاقات ہوئی حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کے سامنے مینے قرآن پڑھا جب اپنا ذکر قرآن مین سنتے تھے وہ روتے تھے خشوع مین نے ان
سے سیکھا - اور تقلیب اعیان حضرت موسیٰ سے سیکھا اور مسئلہ
وحدت وجود کا ہود سے سیکھا - عیسے علیہ السلام کے ہاتھون پر
مین نے توبہ کی عقیدہ ۲۲ بیان معراج شریف بالجسد مبارک جو صورت
زمین مین جانتے تھے وہی صورت مشاہدہ مین آئی کچھ تغیر نہین تھا
اصل قصہ معراج مین قول اللہ تعالے کا ہے سبحان الذی اسرے بعبدہ
لیلا من المسجد الحرام الی مسجد الاقصے ۱۲ الذی بارکنا حولہ لنریہ
من ایاتنا انہ وھو السمیع البصیر حضرت شیخ نے فرمایا کہ ضمیر انہ کی
راجع بسوئے حضرت صلعم ہے نہ سوئے باری تعالے لئے اس انتقال مکانی
سے یعنے زمین سے آسمان پر جانے مین مشاہدہ اون آیات عجائب کا تھا
جو مختص اوس مکان مین تھین نسبت جمیع مکانات کی نسبوسے باری
تعالیٰ یکسان ہے فوق اور تحت مین متغیر نہین ہوتی بادشاہ اپنے قلعہ
مین اور لشکرون مین جلوہ فرماتا ہی تو اوسکی تعظیم اور ہیبت اعلیٰ ہوتی ہے
اوس حالت سے جو تھا لباس فاخرہ نہ پہنے ہو زمین سے عرش تک کل عالم مثل

ذرہ کے ہے بہ نسبت اوس عالم کے کہ عرش سے معلی ہے اور زمینون کے
تحت ہے اگر عرش ابد الاباد تک فوق کو جاوے یا تحت کو اوترے کوئی
نہایت نہ پاویگا جبرئیل علیہ السلام جنکا نام روح الامین ہے براق لائے
اس براق لانے مین یہ اشارہ تھا کہ اسباب کا مرتب ہونا حکمت ہے
وہ براق خچر سے چھوٹا اور حمار سے بڑا یعنے بغل ہولود و جنس سے ہی
اور تھا ر ہولو جنس واحد سے وہ ان جنسون سے پاک تھا ہوا مین اوڑتا
تھا یہ براق مثال اوس سواری کے ہے جو بادشاہ اپنی وزیر کی طرف
بھیجے کہ اوس پر سوار ہوکر آوے اور باطن مین اشارہ یہہ تھا کہ اللہ تعالے
کے دربار مین اللہ کی چیز کے وسیلے سے پہونچتا ہے نہ غیر سے جب
بیت المقدس مین تشریف لے گئے تو اوتر کر اوس حلقہ سے باندھا جو
پہلے انبیا براق کو باندھتے تھے یہ باندھنا بحکم عادت جاریہ درحق دواب
ہے اگرچہ باندھتے تو بھی کھڑا رہتا جب جبرائیل نے حضرت کے سامنے
کھڑا کیا تو سرکشی کرنے لگا یہ سرکشی خاصہ دواب کا ہے جب بوقت
واپسی رستہ مین ایک وضو کرنے والے کا قدحہ کو سم سے اولٹ دیا کہ
ٹھوکر کہائی دواب کا خاصہ ہے جب حضرت براق پر سوار ہوئے تو ہوا مین
اڑتا تھا جب حضرت کو پیاس لگی جبرائیل دو برتن ملوا ایک دودہ کا ایک
خمر کا لائے اسوقت خمر حرام نہ تھا حضرت نے دودہ لیکر پی لیا جبرائیل
نے عرض کیا کہ اصبت بالفطرۃ یعنی آپکی امت علم دین کا کامل
حاصل کریگی نقل انوار قدسی فتح میا فارقین صفحہ ۵۹ فتوح عجم جب
بیت المقدس مین پہونچے سب انبیاء کو نماز پڑھا کے سب کے خطبی اور
محامد سنی تو آپنے یہہ ارشاد فرمایا کہ حمد ہے خدای عز وجل کا کہ اس نے
مجکو اپنے لب لباب انوار سے پیدا کیا اور میری قدر اور منزلت کو زمین

اور آسمان میں بلند کیا اور میرے نام کو اپنے ساق عرش پر لکھا اور میرے
نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو معالم و مقام قدس میں
مصطفےٰ کیا اور میرے سینہ کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجھ پر آسان کیا
کردیا اور میرے قدر افزائی کی اور میرے گناہ گذشتہ و آئندہ کی
آمرزش فرمائی اور کفار پر مجھکو موید کیا اور مجھے ساتھ رعب و دبدبہ کے
مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے رسول کیا اور مجھے منصور و مظفر کیا
اور میری امت کو بہترین امت کیا اور میری اطاعت تمام عجم اور عرب
پر فرض کی اور تمام روئے زمین میرے لئے مسجد قرار دی اور خاک
کو میرے واسطے مطہر اور پاک کرنے والی کردیا اور مجھکو روز قیامت
میری امت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرائع کو منسوخ کردیا
اور ساری امت سابقہ کو میری شفاعت میں داخل کیا اور کعبہ کو میرا
قبلہ گردانا اور میرے بعد مجھکو میری امت کی صلوٰۃ کا شنوا کیا یعنے میں انکی
صلوٰۃ کو سنا کرونگا تاکہ میں روز قیامت میں انکی شہادت ادا کرون اور
حق تعالےٰ نے مجھکو شاہد کل کا گردانا اور میری امت کو شاہد اوپر منکرین اور
ظالمین کے کیا ہے اور میرے نام کو ساری افلاک پر لکھا ہے الخ ۱۲ فقط تمام
معراج شریف کا علیحدہ مرقوم ہوگا حضرت شیخ نے فرمایا یہ معراج بجسدہ شریف
ہے اگر معراج روحی ہوتا تو یہ واقعات پیش نہ آتے اور کوئی منکر انکار نہ کرتا
اور فرمایا کہ معراج شریف باب ۳۱۴ فتوحات ۳۴ دفعہ ہوا ہے ایک بجسدہ
باقی بروح نماز کا فرض ہونا اور راستہ میں پیاس لگنی یہہ خواص جسم
کے ہیں فائدہ عروج بالجسم کا بالائے عرش یہہ ہے کہ جب جب حضرت
اسماء الالٰہیہ پر گذری اس اسم کی حقیقت کے ساتھ متعلق ہوئی رحیم پر
گذری تو رحیم ہوئی غفور پر گذری تو غفور ہوئی۔ ایسا ہی کریم اور حلیم

اور شکور اور جواد وغیرہ ذالک۔ اور انبیاء کرام کو حضرت آدم سے
لیکر حضرت ابراہیم تک سات آسمانوں میں دیکھا اور اوپر زمین میں بھی
بیت المقدس میں دیکھا تھا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے
دیکھا اور سب سے پہلے آسمان کیطرف تشریف لیے گئے تھے اسمیں یہ
عجب نظر آیا کہ ایک ایک شخص کو ایک آن میں دو مقام میں دیکھا اب
آدمی مومن اسبات کو سنکر ایمان لائیگا یا عقل کے خیال پر انکار
کرکے کافر بنے گا عقل تو یہہ کہتی ہے کہ زمین میں اصل صورت موسیٰ
کی تھی اور آسمان پر مشابہت عکسی اور حضرت صلعم فرماتے ہیں کہ میں نے
حضرت موسے اور ابراہیم وغیرہ انبیاء کو آسمانوں پر دیکھا عکسی صورتیں
تو اصلی نہیں بن سکتیں حضرت تو اصلی صورتیں فرماتے ہیں کہ میں نے
انکو دیکھا جو اپنی اصلی صورتوں میں تھے جو عقل کا پابند ہوگا وہ مکذب
رسول ہوگا اور مکذب رسول کا کافر اور منکر ہے معراج پر تشریف لے جانا
بجسم محسوس اشارہ ہے کہ بندہ ہر وقت محمول بر قدرت الٰہیہ ہے۔
حضرت کو اس معراج شریف میں لفظ عبد کا فرمایا۔ سُبْحَانَ الَّذِي
اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ تاکہ معلوم ہو کہ حضرت دعوی ربوبیت سے خالی تھی دوسرا
فائدہ تعظیم حضرت کی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے استوی علی العرش کے ساتھ
اپنی مدح فرمائی وہی وصف اس مدح کا یعنے استوی علی العرش کا حضرت
کو دیا۔ کیونکہ عرش کے نیچے جو کچھ ہے مثل فرش کے ہے استوای
رحمت الٰہیہ کا عرش سے بالا ہے کہ یہہ وصف بدون عروج جسدی
کے ناممکن تھا لہذا عروج جسدی واقع ہوا اور آیت لقد راٰہ
نزلۃ اخرٰی عند سدرۃ المنتہٰی یعنے جبرائیل علیہ السلام کو
سدرۃ المنتہٰی کے پاس دوسری صورت میں دیکھا یہہ رویت ظاہر دلالت

کرتی ہے اثبات پر کہ حضرت کا عروج بالجسد تھا۔ حضرت سلیمان کا شاگرد
آصف بن برخیا تخت بلقیس کا لمح البصر میں لا دے تو اللہ تعالیٰ واقعہ
معراج میں فرماوے کہ بندہ کو میں نے سیر کرائی مومن آدمی کس طرح ایمان لاوے گا
اور اگر شک کرے گا معاندین سے بنے گا۔ احادیث معراج جسدی کے
بارہ میں حد تواتر کو پہونچتے ہیں اگر یہہ قصہ روحی ہوتا تو معجز نہوتا اور
کفار اس کو بعید نہ جانتے اور نہ تکذیب کرتے اور نہ ضعیف مسلمان مرتد
ہوتے یہ واقعات صاف دلالت کرتے ہیں کہ عروج بالجسد تھا نیز ابواب
السماء کا استفتاح اور ملاقات انبیا اور فرض ہونا پچاس نماز کا پھر حضرت
موسے کے پاس آکر دس دفعہ دربار الٰہی میں واپس جانا اور سدرۃ المنتہیٰ
کو دیکھنا اور بہشت میں جانا سب دلائل عروج بالجسد کے ہیں منکر مرتد ہے
عقیدہ ۵ حضرت صلعم خاتم النبیین ہیں جیسا کہ قرآن مجید ناطق ہے
اسپر اجماع امت ہے۔ بعد حضرت کے نبی کا آنا۔ قرآن اور اجماع سے
باطل ہے اجتہاد اماموں مذاہب کا شرع حضرت کی ہے کیونکہ اجتہاد اظہار
احکام مخفیہ کا نام ہے نہ اثبات احکام جدیدہ کا کوئی احکام قرآن سے
نکالے کوئی سنت سے قیاس فرع کا بر اصل کا نام ہے اسکو استنباط
کہتے ہیں اور فرع کو کسی فرع پر قیاس کرنا مقلدوں کا کام ہے نہ آئمہ
مجتہدین کا اس لفظ خاتم سے جو خاتم النبیین فرمایا ہے واضح ہے کہ
جمیع شرایع اور احکام قیامت تک جو علم الٰہی میں تھی حضرت کے شریعت
میں درج کی گئی کوئی حکم باقی نہیں رہا کہ حاجت کسی پیغمبر کی ہو۔ باب
نبوت بند ہو گیا۔ اور حضرت نے فرمایا لا نبی بعدی ولا رسول بعدی
حضرت نے فرمایا اور اوتیت علم الاولین والاخرین کل انبیاء
کرام کا علم اور کل اولیاء کا اور علماء اور حکماء کا معقول ہو یا منقول

مفہوم ہو یا موہوب ہو سب کو حضرت کے دربار سے عطا ہوا ہے اور
ہوتا ہے **عقیدہ ۶** حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جن و انس و ملایکہ کیطرف
مبعوث ہیں صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہے وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ
کَآفَّةً اور قرآن شریف میں ہے وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ
وَمَنْ بَلَغَ اور ایسا ہے تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ
لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا اس حدیث اور آیتین سے کل عالم کے طرف
مبعوث ہونا ثابت ہے مگر مفسرین ثقلین یعنے جن و انس کے تخصیص کرتے
ہین اب یہہ بات کہ جنات احکام منزلہ من اللہ کے مکلف ہیں اللہ تعالیٰ
نے ابتداءً اون پر الزام فرمایا ہو یا اونہون نے خود التزام کر لیا تو اللہ نے
اونپر لازم کر دیا ہو۔ یہہ غور طلب بات ہی علماء کامل اس میں کہتے ہیں
بہرکیف جنات مکلف بالشرایع ہیں۔ اب اس میں اختلاف ہے کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث الی الملائکہ بھی ہوئے یا نہ ہوئے
بیہقی نے شعب الایمان کے چوتھے باب میں حلیمی سے روایت کی ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث الی الملائکہ تھی۔ پھر ۱۵ باب میں
حلیمی سے ناقل ہے کہ ملایکہ شریعت سے مستثنیٰ ہیں تفسیر رازی اور
برہان نسفی میں بذیل آیت ثانیہ سابقہ یعنے تبارک الخ لکھا ہے کہ
حضرت ملایکہ کیطرف رسول نہیں تھے۔ شیخ کمال الدین بن ابی شریف
نے لکھا ہے کہ تشریح حلیمی مذکورہ اگرچہ اہل سنت سے ہے مگر تفضیل ملایکہ
علی الانبیاء معتزلہ کے ساتھ موافق ہوا کہ ملایکہ کو افضل لکھا۔ بعد قول قال
شیخ کمال الدین نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں خوض کرنے سے توقف چاہئے
کسی جانب حکم نہ کرنا چاہئے۔ شیخ شعرانی فرماتے ہیں اہل اصول کا کلام
راجح بقولین ہے ایک یہہ کہ ملایکہ کیطرف رسل ہیں۔ دوسرا یہہ کہ مرسل

نہیں مگر سبکی وغیرہ نے فرمایا کہ مرسل ہین اور بازری نے حیوانات اور نباتات اور شجر حجر بھی شامل کردیئے ہین جلال الدین سیوطی نے کتاب خصائص کبریٰ اوایل میں لکھا ہے اور سبکی سے نقل کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں جیسا سلطان اعظم اور جمیع انبیاء ایسے جیسے امراے لشکر حضرت آدم سے لیکر قیام ساعت تک سب مخلوق آپکی امت ہے انبیاء آپکے نواب تھے تا وقتیکہ حضرت کا ظہور جسمانی نہین ہوا ہر ایک نبی اپنی گروہ میں حضرت کے شریعت لایا گویا کہ سب شرائع حضرت کے ہیں جیسا کہ آیات قرآنی کا ہے منسوخ ہونے سے حضرت کی شریعت سے خارج نہیں ہو سکتے اپنے اپنے وقت میں حضرت ہی کی شریعت جاری کرتے تھے۔ امام شعرانی کہتا ہے کہ مینے اپنے شیخ علی خواص سے سُنا فرماتے تھے کہ ملائکہ تین قسم ہیں ایک قسم ما بین اسماء والارض انکی طرف حضرت مبعوث بالامر والنہی ہوئے دوسرے ملائکہ سفوات کے اونکے طرف مبعوث بالامر فقط ہوے اونکے حق مین اللہ تعالے فرماتا ہے لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ تیسرا قسم ملائکہ عالیہ ہین جیسا اللہ تعالے نے ابلیس کو فرمایا اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ کیا تو نے تکبر کیا یا تو عالین سے تھا۔ عالین محتاج رسول کے نہین ہوتے وہ اللہ کے جلال مین غرق ہین اونکو یہہ بھی خبر نہین کہ اللہ تعالے نے آدم وغیرہ کسی کو پیدا کیا ہے یا نہین نزاع ملائکہ کا اور اختصام اونکا قصہ آدم علیہ السلام میں اسطرح اتجعل فیہا من یفسد فیہا مین واقع ہوا کہ ملائکہ ارض و اسماء سے واقع ہوا پھر ملائکہ انہونہی کے قابل ہین فقط عقیدہ ہر مومن پر واجب ہے کہ جو کچھہ حضرت لائے

اوس پر ایمان لاوے اعتراض نکرے۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنے تیرے رب کی قسم ہے کہ مومن نہین ہونگے جبتک کہ اپنے جھگڑون مین آپکا حکم نہ مانین اور آپکے حکم سے اپنے نفسون مین کوئی تنگی نہ پاوین اور دل سے مان لین جو شخص حضرت کے حکم کو اپنی عقل کے سامہنے پیش کرے اور تابع حکم عقل کا ہووے نہ حضرت کا تو وہ مومن نہین عقیدہ ۲۸ افضل خلق اللہ بعد حضرت کے مرسل ہین بعد ازان انبیاء غیر مرسل بعدہ خاص الملائکہ بعدہ عوام ملائکہ بقول علماء مین اضطراب ہے کہ بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل کون ہے انبیاء مرسل ہین یا ملائکہ ہر ایک عالم قرآن سے متکلم ہے نص صریح غیر موجود ہے امام صفی الدین بن ابی منصور کا قول ہے کہ جمیع مرسل اور انبیاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم افضل از جمیع ملائکہ ہیں اور خواص ملائکہ عام انبیاء سے افضل ہین عام انبیاء عام ملائکہ سے افضل ہین اور عام ملائکہ عام مومنین سے افضل ہیں شیخ کمال الدین بن ابی شریف لکھتے ہیں کہ بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انبیاء افضل ہین پھر ملائکہ علویہ صاحب مواقف لکھتے ہین کہ انبیاء افضل از ملائکہ سفلیہ علویہ ہین۔ نزاع علماء ملائکہ سماویہ میں ہے علامہ برماوی کہتا ہے کہ انبیاء بشر افضل از ملائکہ ہین خواص افضل خواص سے عوام افضل عوام سے نبات آدم افضل۔ محی الدین ابو الحسن سبتی کہتا ہے کہ اولیاء بشر افضل از اولیاء ملائکہ عوام بشر افضل از عوام ملائکہ یعنے صلحاء بشر افضل از صلحاء ملائکہ مراد از عوام فاسق

ہین کیونکہ ہین سب معصوم ہین شیخ محی الدین فرماتے ہین تفضیل بین
الرسل بالعقل نہ چاہیے ہمارا ایمان ہے کہ بعضہم افضل من بعض
ہین خوض کرنا مقام مرسلین مین بعد سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فضول ہے فقط مبہم اعتقاد چاہیے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
مسلم چاہیے کیونکہ مقام رسل کا اور انبیاء کا عالی ہے ہمکو ذوق نہین ۔
مقام رسل مین رسول ہی کلام کرے گا اور مقام انبیاء مین نبی کریگا
اور مقام اولیا مین ولی حضرت نے اپنی خبر فرمائی اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تُفَضِّلُوا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ
یعنے مجمل تفضیل جو قرآن شریف مین وارد ہے وہ ایمان ہے باقی
تفضیل بالعقل فضول اور ناجایز اب یہہ قصہ خلاف کا ہے اشعری
اور معتزلہ کے ہے کہ ملک افضل ہے خواص بشر سے یا خواص بشر
افضل ہین ملایکہ سے شیخ محی الدین صاحب فرماتے ہین کہ مجکو تو
وجہ نزاع کی نہین معلوم کہ شرط تفضیل یہہ ہے کہ جنس واحد سے
ہون اور بشر اور ملک جنسین متخالفین ہین یہہ تو نہین کہتے کہ
حمار افضل ہے فرس سے یہہ کہا جاتا کہ یہہ حمار اشرف اوس حمار
سے ہے ہان یہہ وجہ ہو سکتی ہے کہ تفاضل حقایق کا لیا جاوے
حقایق بشر کی ارواح ہین وہ ارواح جنس ملایکہ کی نہیں ملک
جزو انسان کا ہے پس کل افضل ہوا جزو سے اور جزو افضل ہوا
کل سے پہلا مذہب اشعری کا دوسرا مذہب معتزلہ کا ابن آدم کو افضل
ملایکہ سے کیون کہتے ہین کہ وہ علم مین ترقی کرتا ہے اور ملایکہ ترقی
نہین کرتے یہہ بات غلط ہے اسواسطے کہ حضرت آدم کے وقت یہ
بتعلیم حضرت آدم ملایکہ کی ترقی علمی ہوئی ہان ترقی علمی یہہ خاص بنی آدم

کے واسطے ہے مگر ہم جنت میں پہونچین گے تو وہ ترقی بھی بند ہو جاوےگی
اب یہہ بات کہ علوم اور اعمال کے ساتھ بنی آدم نے ترقی پائی اس ترقی
سے شرف حاصل ہو جاتا ہے یا فقط ابتلا ہے ہان فضیلت بشر کی اور وجہ
ہے کہ خواص بشر غیر سے افضل ہین کیونکہ جب سے اللہ تعالی نے آدم
کو پیدا کیا تو جب خواب مین اللہ تعالے نظر آیا تو بصورت بشر نظر آیا
اور مقصود کل عالم میں سے انسان کامل ہے اور جمیع اجناس عالم متفرق تھے
سب کو جمع کر کے ایک انسان بنایا یہہ خلیفہ اعظم ہے خزانہ علم اللہ تعالی کا
مذہب اشعری کا حق ہے عقیدہ ۳ (بیان صفات ملایکہ اور اجنہ اور
حقایق اونکے) حقیقت ملایکہ اجسام لطیفہ ہین متشکل ومتبدل باشکال
مختلفہ ہوتے ہین فعال شاقہ پر قادر ہین عباد مکرم ہین [illegible]
معصوم من المخالفہ ۔ نہ مذکر نہ مونث نجوم اور شمس اور قمر مراکب ملایکہ
کے ہین اللہ تعالے نے سموات مین ترتیب ملائکہ کے بنائی ہین املاک
ان ستارون کے بعضے لشکر ہین اور بعضے امرا ہین اور وزرا ہین
اور بعضے بادشاہ ہین اور یہہ ستارے اونکے کرسیان اور شہر ہین
جو بادشاہ اپنی رعیت پر رعایت نہ کرے اور جو لایق اونکے شان
کے ہے سلوک نہ کرے تو مستحق عزل کا ہو جاتا ہے (سوال)
وُلاة سموات اور وُلاة ارض میں مناسبات ہیں یا نہیں (الجواب)
اونکے مابین رقایق اور مناسبات ہین جو وُلاة ارضی مقدس از خبیثہ
ہوتے ہیں اور مستعد برائے قبول انوار تو اونکے طرف وُلاة سماوی
سے محبت پیدا ہوتی ہے اور امداد ملتی ہے اور جو اونکی طبیعت
سے برخلاف ہوتا ہے تو اونکا فیضان قبول نہیں کرتا اوس کا نام
جایر ہوتا ہے اور پہلے کا نام عادل ہے فرشتہ آدمی کی صورت بن جاتا ہے

دوسرے ملک کی صورت نہیں بنتا یعنے جبرائیل میکائیل کی صورت
نہیں بنتا اور بشر دوسرے بشر کی صورت بن جاتا ہے جیسا حضرت
قضیب البان کا قصہ بہجۃ الاسرار وغیرہ میں لکھا ہے کہ دفعتہً صورت
دوسرے آدمی کے بن جاتے تھے سب فرشتوں سے افضل کون ہے
یہہ ہمکو نہیں معلوم سوال - ملایکہ میں انبیاء اور اولیا ہوتے ہیں
یا نہیں جواب نہیں ہوتے کیونکہ اگر انبیاء اور اولیا ہوتے تو جو
اسماء حضرت آدم نے اُن کو تعلیم کئے تھے وہ اونسے مجہول نہ ہوتے
معرفت اللہ کے حسب معرفت اسماء کے ہے سوال ملایکہ عالم الغیب
سے ہیں کیون بددعا کرتے ہیں کہتے ہین اللّٰہُمَّ اعط ممسکا
تلفا مومن کے مال پر تلف کے بددعا کرتے ہیں جواب اس کا یہہ ہے
کہ بددعا نہیں اتلاف کے نہ یہہ معنے ہین کہ جیسے مومن سالم ہو بلکہ یہہ
دعا خیر ہے واسطے اوسکے کہ وہ خدا کے منامین خرچ کرے جتنے
اوسکو اجر ملے اور اتلاف کے یہ معنے بھی ہیں اگر اختیاراً نہ خرچ کرے
تو بلا اختیار مال اوسکا تلف کرتا کہ مصیبت زدہ ہو اور مصیبت پر اجر
ہو یہہ حاصل ہیں دعا خیر ہے الا دعا ملک کے مستجاب ہوتی ہے دو
وجہ سے ایک طہارت ذاتی دویم دعا در حق غیر بلسان غیر عاصی پس
مرہ وا اتلاف اتفاق ہے سوال اس آیۃ کے کیا معنے ہیں وَجَعَلُوْا
بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا اور قول کفار کا ملایکہ کے حق میں انہم
بنات اللہ جواب مراد از جنّات ملایکہ ہین کہ وہ مخفی از ابصار رہتے
ہین عند الکفار وہ بھی جنات کی قسم ہین سوال ملایکہ کو امر سجود کا
واسطے آدمی کے کیون ہوا احسن تقویم کے واسطے یا تعلیم اسماء
کے واسطے جواب احسن تقویم کے واسطے قبل از معرفت

سوال ثُمَّ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ کیون ہوا جواب بسبب امتحان اگر بعد معرفت
فضل ہوتا تو ابلیس اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ انا خیر نہ کہتا فضل آدم کا علم کے ساتھ
تھا نہ مجرد ذات سے اللہ تعالے نے انسان کو انسان کے آگے سجدہ کرنے
سے کیون منع کیا جواب سجود تعظیم ہے اور شارع نے منع کیا ہے
کہ انحنا بھی مت کرو مصافحہ کرو سوال کوئی ملک بنوافل متقرب الی اللہ
ہوتا ہے جواب نہیں ہوتا کیونکہ وہ مدام اداے فرایض میں
مستغرق ہین بندہ پر فرایض کم ہیں یہہ بعد اداے فرایض کے بذریعہ
نوافل متقرب ہوجاتا ہے فرشتوں کو فکر نہیں صرف عقل ہے
مصنوعات اللہ میں فکر کرنے کا ثواب اونکو نہیں ملتا جیسا اجتناب
مناہی کا ثواب اونکو نہیں ملتا سوال کراماً کاتبین وہی ہین جو حافظ کلام
بشر ہین یا کوئی اور ہین ملکین کاتبین وہی رقیب عتید ہیں - انسان
جو کچھہ تلفظ کرتا ہے لکھتے ہیں جو نہیں تلفظ کرتا نہیں لکھتے تلفظ
کیا ہے ہوا میں اپنا نفس پہونچنا ہوا میں سے فرشتہ لیتا ہے
جسوقت بندہ تلفظ کرتا ہے فرشتہ دیکھتا ہے یہہ لفظ اسکے مونھہ
سے نکلا اوسکے مونہہ سے قبض کرلیتا ہے قبل اسکے معلوم ہوچکا ہے
کہ ملایکہ تین قسم ہین ایک عالین جنکو مُہَیَّمُوْنَ کہتے ہیں وہ مستغرق
اسم جمیل میں ہین حیران ہین سکاری اللہ تعالے نے عمائے سے پیدا
کیا وہ جسکے ما فوقہ ہوا ما تحتہ ہوا نوروں کی صورت میں ہین صنف
دویم ملایکہ تسخیر ہیں جنکا لیل ونہار میں عروج الی اللہ ونزول الیہا
ہوتا ہے اور وہی مستغفر ہین ہیں لمن فی الارض وللمومنین
اور موکل ہین بالارحام والالہام ونفخ ارواح و ایصال ارزاق وانزال
امطار سلطان اونکا قلم اعلیٰ ہے اوسکا نام عقل اول ہے یہہ صفت

پیدا ہوئی جب صنف اول غالین پیدا ہوئے مگر اوس تجلی سے محجوب
ہین صنف سویم ملایکہ تدبیر ہین یہ اجسام کے مدبر ہین اجسام طبعی
ہون یا نوری یا فلکی یا عنصری (کیفیت اجنحہ ملایکہ) اللہ تعالےٰ
نے فرمایا ہے اولی اجنحۃ مثنیٰ وثلٰث وربٰع مراد اجنحہ
سے قوی ہین جیسے قوی انسان کے اپنے اپنے محل ہین ہین اپنے
مقام سے تجاوز نہین کرتے ایسے ہی انکے قوی بھی اپنے مقام
سے تجاوز نہین کرتے برعکس اجنحہ طیور کے کہ طیور بلا اجنحہ نزول
کرتے ہیں اور صعود طیور کا بالاجنحہ ہوتا ہے اور ملایکہ اپنے مقام سے
صعود نہین کرسکتے ہبوط ملایکہ بقوت اجنحہ ہے اور صعود بالطبع اور
صعود طیور کا بالاجنحہ ہے اور نزول بالطبع ہے اپنی مرکز کی طرف آنا
بالطبع ہوتا ہے اور اوسے مفارقت بالقسر ملایکہ کو رسل کہتے ہین
کہ وہ موضوع براے ارسال احکام ہین اور بعضون کو نبی بھی کہتے
ہین یہ اپنے احکام ذاتی کے واسطے عارف ہین آخر نبی ملایکہ
کا اسمعیل ہے صاحب آسمان دنیا اور ملایکہ کو احکام رب کیطرف سے
ملے باطن شریعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے در عالم ارواح انکی
شریعت کے بھی حدود ہین وما منا الا لہ مقام معلوم یعنے
اونکے حدود ہین جنسے متعدی نہین ہوسکتے ان حدود کا نام
شریعت ہے عقیدہ آبایہ علیہ السلام سب ابرار اور حضرت
کے والدین شریفین ہین کوئی بات موجب ایذا نہ چاہئے اور حکم
اہل فترتین یعنے فترت مین نوح وادریس اور فترت مین حضرت و
عیسے علیہ السلام مومن کو لازم ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے آباء واجداد کو حضرت آدم سے لیکر حضرت عبداللہ تک ابرار

جیسے جلال الدین سیوطی نے اس مسئلہ میں چھ کتابین لکھی ہین مطلب
سب کا یہہ ہے کہ ادب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرض ہے ایذا
اونکی ایذا اللہ کی ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ان الذین یؤذون
اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا
مہینا اور قرآن مجید مین بھی ہے وما کنا معذبین حتی نبعث
رسولا اہل سیر کی کلام دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالمطلب نے
کیا کہا جب حضرت عبداللہ کو نحر کرنے لگے تو شہادت توحید کی ادا
کی جیسا کہ بیان اس کا آوے گا جلال الدین سیوطی نے کہا ہے کہ
حدیث مین وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ابوین حضرت کے زندہ
کئے اور وہ ایمان لائے ایک جماعت حفاظ حدیث کی اس پر ہے
ایک خطیب بغدادی ہے دوسرا ابو القاسم ابن عساکر ابو حفص بن
شاہین اور سہیلے اور قرطبی محب الدین طبری ابن منیر ابن سید الناس
اور صفدی ابن قصر دمشقی وغیرہم - سہیلی تو یہہ کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ابوین کا حال پوچھا گیا حضرت نے فرمایا کہ مین نے ابھی اللہ
سے نہین پوچھا امید ہے کہ مجکو عطا کریگا اوس نے کہا اس حدیث سے
اشارہ شفاعت کا نکلتا ہے اور ایک اور حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ قیامت میں امتحان لیگا اوسوقت جو تسلیم کرے گا وہ جنت مین
اور جو نہ تسلیم کریگا وہ دوزخ میں مگر سب تسلیم کرین گے طبری کہتا ہے
کہ اللہ قادر ہے کہ اونکو حضرت کے خاطر زندہ کردیا ہو پھر اقرار بالایمان
کرکے فوت ہوگئے ہون قرطبی کہتا ہے یہہ احیا ممنوع نہین نہ عقلاً
نہ شرعاً جیسا احیاء قرآن شریف میں ہے قتیل بنی اسرائیل کا زندہ
ہوا اوس نے اپنے قاتل کی خبر دی پھر مر گیا اور خدا تعالےٰ نے فرمایا

قال لهم الله موتوا ثم احیاهم بعضے محققین نے کہا ہے کہ
قیامت کے دن اہل الاعراف کو حکم ہوگا کہ سجدہ کرو کہ اوس سجدہ سے
میزان حسنات کے بھاری ہوجاوے اوسوقت کا سجدہ بعد معرفت کے
موجب ثواب کا ہے اس عالم برزخ میں جو عبادت کرے یا ایمان لاوے
یہہ موجب ثواب کا کیون نہ ہوگا امام ابوبکر بن عربی مالکی کہتا ہے اس سے
کیا زیادہ ایذا حضرت کو ہوگی جو کہے انکے ماں باپ نار میں ہیں اور
حدیث مسلم میں ہے کہ اخیار کو بسبب اموات ایذا نہ دو پس حضرت
کے والدین کو فی النار کہنا حرام مطلق ہے اہل فترتین کا حال یہ ہے
کہ ایمان تصدیق کا نام ہے جسکو انبیاء لائے ہون اور اہل فترتین کے
پاس نہ کتاب آئی نہ رسول مگر جو شخص کہ موحد تھا بنور قلبی اور اسے توحید
پر فوت ہوا وہ اہل جنت سے ہے۔ شیخ نے فتوحات باب عاشر میں
فرمایا اہل فترت کے تیرہ قسم ہیں چھہ قسم سعید ہین اور چار شقی اور تین
تحت مشیت رب العزت اور سعدا کا قسم وہ ہے جو موحد ہے اور اشقیا
جو مشرک تھے اور تحت مشیت وہ جنہنے شرک نہیں کیا سب معطلہ ہیں۔ **عقیدہ** ۲۳
ثمرہ جمیع تکالیف کا جو انبیاء کرام لائے عاید و راجع ہوئے عباد کے
انہ بسوی اللہ کہ وہ ان اللہ غنی عن العالمین پس سب تکالیف کفارات
ہے ان مخالفات کا کہ ارتکاب انکا عباد سے ہوا) سبب مشروعیت
جمیع تکالیف کا وہ ہے جو دانہ کہا یا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام نے شجر سے
کہایا اور یہ سب تکالیف کفارات اور تطہیرات اوسکے ہین اکلہ آدم علیہ السلام
حقیقت معصیت نہیں تھی وہ ایک صورت تھی کہ اولاد آدم کو دیکھائی گئی
کہ جب مخالفت میں واقع ہون تو کیا کرین کیونکہ انبیاء علیہ السلام ہر
وقت ترقی میں ہین۔ انتقال انکا مقام یا حال اعلے کیطرف ہوتا ہے

اس اکلہ کا حکم بنی آدم پر قیامت تک جاری ہے۔ کہ یہ شجرہ مظہر ارتکاب
بنی آدم کا منہیات پر تھا جو حرام یا مکروہ ہین یا خلاف اولی بعض بنی آدم
مرتکب خلاف اولی کے ہیں بعضے مرتکب مکروہ کے بعضے حرام کے اور اثم کا
کفارہ سوا توبہ کے نہین۔ انبیاء کرام کے مخالفات خلاف اولی کے ہوتے ہین
وہ حضرات حرام اور مکروہ نہیں کرتے اور خلاف اولی بہی اسواسطے کرتے
ہین تاکہ امت کو اسکا جواز معلوم ہوجاوے اور اس فعل مین ہی جو ر
ہوتے ہین۔ قصہ آدم مین جو اکلہ شجرہ واقع ہوا تو بہ اللہ کی انپر اور
اجتباء اور اصطفاء انکا برائے بیان اباحت کے تھا کہ سب مخلوق تحت قضا
و قدر ہیں ہر حرکت اور سکون مین **عقیدہ** ۲۴ ولایت نبوت سے مدد
لیتی ہے شہوداً و وجوداً۔ نہایت ولایت کی بدایت نبوت کو لاحق نہیں ہوسکتی
غایت امر اولیاء کا یہہ ہے کہ عبادت بشریعت حضرت محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وسلم کرین جب شریعت محمدی سے خارج ہون تو ہلاک ہوجاوین۔
امداد الہی بند ہوجاتی ہے۔ ناممکن ہے کہ اللہ سے کوئی چیز بالاستقلال
لے سکین سب انبیاء اور اولیا استمداد حضرت سے لیتے ہیں۔ ایسا ہی الہام
ولی کا موافق شریعت کے ہوتا ہے۔ اگر خلاف شرع کے ہو تو مردود ہے
اور وہ وسوسہ شیطانی ہے اور شیخ محی الدین نے لکہا ہے کہ مقام ولایت
کا اکمل ہے مقام رسالت سے تو مراد انکی یہہ ہے کہ مقام ولایت نبی کا فی
نفسہ اکمل ہے مقام رسالت نبی سے کیونکہ متعلق ولایت نبی کا اللہ تعالی
ہے۔ اور وہ تعلق دائم ہے دنیا اور آخرت مین اور متعلق نبوت اور رسالت
کا خلق ہے۔ تو یہہ تعلق زایل ہوجاتا ہے بزوال تکلیف کہ موت کے ساتھ
زایل ہوجاتی ہے پس یہہ تعلق دنیا مین رہتا ہے نہ آخرت مین **عقیدہ**
افضل اولیاء اس امت کے بعد الانبیاء والمرسلین حضرت ابوبکر صدیق

ہیں پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ حدیث صحیح مین وارد ہے
ما فضلکم ابوبکر بکثرۃ صوم ولا صلوۃ ولٰکن بشئی
وقر فی صدرہ یعنے صدیق اکبرؓ تم پر فضیلت لے گیا ہے ایک نور کے
ساتھ جو اس کے سینہ میں بھرا گیا ہے کثرت صوم صلوت سے فضیلت
نہیں شیخ ابو الحسن اشعری نے فرمایا کہ صدیق اکبرؓ ہمیشہ ابتدا سے عین
رضا الٰہی میں رہے کوئی حالت غضب کی انپر نہ آئی نہ ایام جاہلیت میں
نہ ایام اسلام میں۔ ایام جاہلیت مین موحدین میں تھے۔ اور ایام اسلام
مین اول مومنین سے خلافت اور فضیلت حضرت عمرؓ کی اور باقی خلفا کی
بترتیب باجماع صحابہ مہاجرین انصار ہے۔ عقیدہ (۴۴) بیان وجوب
کف یعنے رکھنا مشاجرات و مخالفات صحابہ سے کہ وہ سب ماجور تھے۔
کیونکہ سب باتفاق اہل سنت عدول ہیں اور مجتہد مصیب ہو یا مخطی وہ
ماجور ہے اور مراد عدول سے مقبول روایت ہیں اور واجب و فرض ہے
اعتقاد وجوب محبت جمیع ذریت حضرت صلعم اور اکرام اور احترام انکا)
یعنے حسنین اور اولاد انکی و حضرت فاطمہ وغیرہا تا قیامت الخ (عقیدہ ۴۵
اکبر اولیا بعد صحابہ قطب ہے ثم افراد ثم اوتاد ثم ابدال
رضی اللہ عنہم۔ قطب زبان معانی حروف مقطعات کو جانتا ہے یعنی اوائل
سورتوں مین جو مقطعات ہین سوال شان قطب کا کیا ہے۔ جواب
شیخ ابو الحسن شاذلی نے فرمایا کہ شان قطب کے پندرہ ہین اول
مدد عصمت کی دوم رحمت سوم خلافت چہارم نیابت پنجم مدد حاملان
عرش عظیم کی اور ششم کشف ذات ہفتم احاطہ صفات ہشتم اکرم نہم بکرامت حکم و فصل
انفصال اول از اول الآخر نہایت حکم ما قبل اور ما بعد و حکم من لا قبل لہ
ولا بعد لہ علم احاطہ بکل علم و معلوم نام قطب کا ہر زمانے مین عبد اللہ

ہوتا ہے اور عبد الجامع موصوف ہوتا ہے تخلق و متحقق جمیع اسماء الہیہ
کے ساتھ بحکم خلافت وہ مرآۃ الحق ہے صاحب علم بیتر قدر اور
اس کو علم دہر الدہور کا ہوتا ہے۔ اور مخفی ہوتا ہے کہ وہ محفوظ
ہے درخزاین غیرت اپنی دین مین اسکو کوئی شبہ نہیں ہوتا اور
کوئی خطرہ علاوہ مقام اپنے کے نہیں گذرتا قوی کو قوی جانتا ہے
اور حسن کو حسن بڑا متادب ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ولایت
قطبیت کی دیتا ہے تو اس کے واسطے ایک سریر حضرت
مثال مین قایم کرتا ہے اور وہ اسمین جلوس کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ
کل عالم کو حکم کرتا ہے کہ اسکی بیعت کرو۔ سوا ملایکہ اعلیین کے
سب بیعت کر لیتے ہیں۔ ملایکہ زمین اور آسمان کے ارواح مدبرین
اور خاصہ اس قطب کا یہ ہے کہ تخلیہ مین رہتا ہے ساتھ
اللہ کے یہ خلوت علوم اسرار کے ساتھ ہوتی ہے۔ قطب
بزور شمشیر ہوتا ہے۔ جیسا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ
اور کبھی فقط بالعلم و عمل ہوتا ہے اور خلیفہ ظاہر اس کا نواب ہوتا ہے
حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مین نے حضرت خضر علیہ السلام
سے پوچھا کہ امام شافعی کا کیا درجہ ہے کہا اوتاد اربعہ سے ہے
پھر امام احمد کا پوچھا فرمایا وہ صدیق ہے۔ غرض آئمہ مجتہدین
اس سلسلہ مین داخل ہیں۔ شیخ نے باب ۳۵۳ مین لکھا ہے
کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کرے گا
اور ہمارے ساتھ ایمان لاوے گا وحی اسکی اور الہام اسکا
بند ہوگا مگر کشف ہوگا اور شریعت کے تابع ہوگا۔ ابتدائے
عالم سے انتہا تک قطب عالم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

اور اقطاب ساتواں ہیں۔ ظہور جدی حضرت صلعم تک (۲۵)
قطب گزری۔ قطب پر مدار عالم کون و فساد کی ہے۔ اور
اوتاد وار بع مدار جہات اربع کے یعنی شمال و جنوب و مشرق و
مغرب۔ اور دو امامان پر مدار عالم غیب و شہادت اور سات
اقلیم کی سات ابدال پر ہے۔ سات صفات باری تعالیٰ کی مدد سے
حافظ ہوتے ہیں حیات و علم و قدرت و ارادہ و سمع و بصر و کلام
اور سات انبیاء سے فیض روحانی ہوتا ہے اول بدل اقلیم اول
فلک سابع زحل روحانیت حضرت ابراہیم خلیل سے فیض پاتا ہی
اور انکے قلب پر ہوتا ہے اور اقلیم ثانی میں آسمان سادس
ہے اور ستارے مشتری ہے اور قلب موسیٰ علیہ السلام سے
ہوتا ہے اور بدل ثالث فلک سادس ہے اور مریخ سے پاتا ہی
اور قلب ہارون علیہ السلام پر ہوتا ہے اور رابع فلک رابع
اور شمس ہے اور قلب ادریس پر ہوتا ہے اقلیم خامس ہے اور
زہرہ ہے اور وہ بہ قلب یوسف علیہ السلام ہوتا اور اقلیم
سادس پر فلک سادس ہے اور عطارد ہے اور وہ بر قلب عیسیٰ
علیہ السلام و یحییٰ علیہ السلام ہوتا ہے اور اقلیم سابع پر فلک
دنیا ہے اور قمر ہے اور یہ بدل بر قلب آدم علیہ السلام ہوتا ہی

عقیدہ ۲۶ وحی اولیاء میں و انبیاء میں کیا فرق ہے اور کیفیت
اونکی) وحی انبیاء بزبان جبرئیل علیہ السلام ہوتی ہے بحالت
یقظہ و مشاہدت اور وحی اولیاء کی بزبان ملک الہام خواب
میں یا خیال میں یا معنوی یا کتابتہ اور کتابت میں کچھ خاصہ ہے
کہ ہر طرف سے پڑھی جاتی ہے شیخ فرماتے ہیں کہ مینے کعبہ شریف

مین ایک فقیر کو دیکھا اوسپر ایک ورقہ نازل ہوا جسکی کتابت ہر طرف سے
پڑھی جاتی تھی سب کو یقین ہوا کہ یہ کتابت مخلوق کی نہیں اور اسپر
عمل کرنا ناجایز ہے مگر موافق شریعت کے ہو۔ وحی ایک اشارہ
کا نام ہے جو قائم مقام عبارت کے ہوتا ہے فرق اتنا ہے کہ عبارت
سے خیال طرف معنے مقصود کے جاتا ہے اسیواسطے اوسکو عبارت
کہتے ہیں کہ اوس سے خیال عبور کر جاتا ہے اور اشارت عین ذات معنے
کا نام ہے اس الہام کو دوسرا نہیں سمجھ سکتا یہ عین فہم مفہوم ہوتا ہی
یہ وجدانی امر ہے حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ نازل
ہووینگے تو الہام اونکا بند ہوگا کشف تام ہوگا جو الہام پر زیادہ ہے
اوس کشف سے معانی قرآن شریف اور حدیث کے سمجھینگے اور تابع
شریعت محمدیہ کے ہووینگے محل الہام کا نفس ہوتا ہے اور وحی
انبیاء کا قلوب پر ہوتا ہے اور بواسطہ جبرئیل علیہ السلام جب ولی کو فرشتہ
نظر آتا ہے تو خاموش ہوتا ہے جب کلام کرتا ہے تو پوشیدہ ہوجاتا ہی
مگر یہ خیال رہے کہ جو کچھ اولیا پر الہام ہوتا ہے حضرت محمد سے
ہوتا ہے **عقیدہ ۲۷** بیان اولیاء اللہ وارث رسل کرام کے ہین)
منازل اولیاء اللہ کے دو لاکھ اڑتالیس ہزار نو سو ننانوین ہیں ولی کو
جمیع مقامات میں نزول کرنا ضرور ہے ہر منزل میں بے نہایت علوم
عطا ہوتے ہین یہ منازل خاصہ اس امت محمدیہ کا ہے امم سابقہ سے
کوئی اس مرتبہ سے واقف نہین تھا اور اولیاء اللہ کو علی قدم الانبیاء
علی قلب الانبیا کہتے ہین یعنے جس نبی سے اوسکو فیض پہونچے وہ انکی
قدم اور قلب پر کہلاتا ہے ورثۃ الانبیا علماء اولیا ہیں علما حافظ
احکام ظاہرہ کے ہوتے ہیں اور اولیا حافظ احوال اور احکام باطنہ

کے ہوتے ہیں اور بعضے علما حافظ احکام ظاہر اور باطن کے ہوتے ہیں
سوال وارث محمدی و وارث غیر محمدی میں کیا فرق ہے **جواب**
فرق یہ ہے کہ وارثان محمدی کے کرامات اوسکے قلب میں ہوتے ہیں
اسکو خاص لوگ جانتے ہیں اور وارث غیر محمدی کے یعنے باقی انبیا
کے ظاہر شہرۂ آفاق ہوتے ہیں وارث محمدی جامع جمیع علوم انبیاء
کا ہوتا ہے یاد رہے کہ وارث کامل کوئی نہین اگر کامل ہوتا تو رسول
ہوتا یہ محال ہے وراثت دو قسم ہے ایک معنوی دوسری محسوس معنوی
وہ یہی ہے کہ نفس اخلاق مذمومہ سے پاک ہو اور مکارم اخلاق کے
ساتھہ موصوف ہو اور دوام ذکر الٰہی ہو بحضور قلب اور محسوس وہ ہے
کہ حضرت کے افعال اور اقوال اور احوال کا حافظ اور مخبر ہو **عقیدہ ۸**
صوفیہ کرام ہدایت پر ہیں اور طریقہ جنیدیہ یعنے حضرت جنید کا اقوام
طرق ہے) صوفی نام ہے فقیہ عامل بعلمہ کا کہ مجتہد فی الطریق ہو مطلع بر
دقائق اسرار شریعت جیسے مجتہدین فروع شریعت مین جسطرح فروع شریعت
میں واجبات محرمات الأز مندوبات مکروہات وخلاف اولے ہوتے
ہیں ان سے علاوہ باطن شریعت میں مجتہدین طریقت نے مقرر کئے ہیں
مگر وہ مجتہد مقلد ظاہر شریعت کے اور اجماع امت کے ہوتے ہیں جو شخص
اون میں سے دعوے کمال کا کرے اور مقلد صریح شریعت اور اجماع کا نہ ہو
وہ کاذب ہے حضرت علی خواص فرماتے تھے کہ کامل فی الطریق تب
ہوتا ہے جب عالم اوس مقام سے ہے جانے آئمہ مجتہدین نے لیا ہے
کرامات جو اونسے ظاہر ہوتے ہیں عالم ظاہری سے نہیں ہوتے جب
تک کہ اونکے طریق پر نہ چلے شیخ ابو الحسن شاذلی نے فرمایا یہ طریقت
ایک طریق ہے جسنے اخلاق مرسلین کے جمع کئے ہین شیخ ابو القاسم

جنید قدس سرہ بالاتفاق سیدہ الطائفہ ہے فرماتے تھے کہ ہمارا علم
مشید بالکتاب والسنت ہے فقط اجماع اور قیاس تابع کتاب اور سنت کے
ہین اگر کوئی اختلاف انکار علماء کا صوفیہ پر ہوا ہے بسبب
دقت مسائل صوفیہ کرام کے واقع ہوا نہ بسبب خروج از شریعت
فی نفس الامر **عقیدہ ۹** ا جمیع ائمہ مجتہدین ہدایت پر ہیں اور
اللہ کیطرف سے اونکے اجتہاد پر اجر ملتا ہے اگرچہ اونسے خطا واقع
ہو حدیث میں وارد ہے کل مجتہد مصیب یعنے جو مجتہد ہے
اوسکو اجر ملتا ہے اگرچہ خطا ہو مجتہدین کا اپنے اپنے مقلدین پر
قیامت تک احسان ہے کہ مقلدین بالتکلیف عامل بالشرائع ہیں
سنن بیہقی میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب قاضی شریح کو عہدہ قضا
کا دیا تو فرمایا کہ کتاب اللہ میں دیکھنا اگر صاف ملے کسیسے نہ
پوچھنا اگر صاف قرآن شریف میں نہ ملے تو سنت حضرت صلعم کا
تابع ہونا اگر سنت میں بھی صاف نہ ملے تو اپنی رائے سے کوشش
کرنا ماورے مجتہد قول بالرای فی دین اللہ سے بیزار ہیں مستند ان
کی بریئت کا یہ ہے کہ بیہقی میں حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ
فرماتے تھے جب لوگوں کو فتوے دیتے تو فرماتے امام ابو حنیفہ سے
مروی ہے لا ینبغی لمن لا یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی جو
میری دلیل کو نہ جانے میری کلام کے ساتھ فتوے دینا اوس کو
مناسب نہیں امام مالک کہتے تھے کوئی شخص جو فتوے دے
اپنی کلام سے ماخوذ ہوگا یا اوس پر مردود ہوگی سوا ذات رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ امام شافعی کا قول ہے۔
اذا صح الحدیث فھو مذھبی اور نیز امام شافعی کا قول ہے

جب تم میری کلام کو حدیث کے مخالف دیکھو تو حدیث پر عمل کرو
اور میری کلام کو دیوار پر مارو۔ اور امام احمد کہتے تھے کسی کو اللہ
و رسول کے ساتھ کلام نہیں امام احمد کا مذہب کسی کتاب بدون
نہیں ہوا سارا مذہب اسکا لوگون کو زبانی یاد ہے تیس ہزار مسئلہ
نماز میں انہون نے بتایا کسی نے مسئلہ پوچھا تو جواب دیا کہ کسی کی
تقلید نہ کر نہ میرے نہ مالک کی نہ اوزاعی کی نہ غیر کی تو حکم وہان سے لی
جہان سے اونہون نے لیا ہے یعنی کتاب اور سنت سے فقط یہ خطاب
اون لوگون کو ہے جو قوت اجتہادی رکھتے ہیں یعنے معانی کتاب
سنت کو اصول قواعد تک جانتے ہیں تو سوا سے مجتہد کے کوئی نہیں
جانتا جو غیر مجتہد ہو اوسپر تقلید ایک امام کی واجب ہی والا
ہلاک و ضل ۱۲ عبدالوہاب شعرانی سوال مجتہدون نے جو استنباط
احکام کا کیا کس دلیل سے کیا جواب اونکی دلیل اجتہاد مین وہ
اجتہاد ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و الہ وسلم نے شب معراج تخفیف
صلوٰۃ میں فرمایا کہ درمیان موسٰے اور حق تعالٰے کے مراجعت فرماتے
رہے اللہ تعالٰے نے جب امت پر پچاس نماز فرض کی تو حضرت
صلے اللہ علیہ والہ وسلم حضرت موسٰے کے پاس آئے دل میں کوئی غم و ہم
نہیں تھا اور نہ زبان پر کوئی کلام کہ یہ کثیر ہے جب موسٰے نے فرمایا
یہ بہت ہیں آپ مراجعت فرماؤ تخفیف کراؤ حضرت متردد ہوئے
کہ شفقت امت پر تخفیف کرانا چاہتی ہے تاکہ تکلیف میں نہ
پڑین اور اللہ تعالٰے کا حکم ... واجب التسلیم ہے اب وہ حال سے
اولے گیا ہے یہی اجتہاد تھا جب شفقت امت کا خیال غالب ہوا
حضرت موسے کا قول تسلیم کرکے مراجعت فرمائے اس مراجعت مین

جبر قلب موسٰی ہی تھا اسواسطے کہ موسٰے جب رجوع اپنے قلب کی
طرف کرتے تو یہ خیال شفقت امت کا ضعیف ہوجاتا کیونکہ پچاس نماز
میں کوئی مشقت نہیں تھی اللہ تعالٰے امت کو قوت دیدیتا اور اللہ تعالٰی
موسٰے سے زیادہ رحم والا ہے اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
ہے جب موسٰے اس مراجعت سے حیرت میں ہوئے تو اللہ تعالٰے
نے فرمایا ما یبدل القول لدی اس قول سے دلداری موسٰے
کی فرمائی اور اشارہ فرمایا کہ قول اول پچاس تھا قابل تبدیل تھا
اور قول الہی قابل تبدیل بھی ہوتا ہے اور غیر قابل تبدیل بھی
پہلا قول معروض تھا دوسرا حکمی۔ اس قصہ میں مشروعیت اجتہاد
کے براے ایمہ مجتہدین من واقعہ ہے کہ قلب مبارک حضرت کا
اجتہاد سے متردد ہوا تو اللہ تعالٰے نے جبر فرمایا اور یہ ایک وصف
قابل اقتدا فرمائے۔ لقد کان فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ جو
حضرت کا حال مبارک ہے وہ واجب الاقتدا ہے اور نیز قول
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من
عمل بہا ایمہ مجتہدین کو اجتہاد پر بڑا باعث ہے کسی شخص کو جایز
نہیں کہ مجتہد کے حکم مین طعن کرے کیونکہ حضرت نے مجتہد کا حکم
مقرر و مسلم رکھا جو مجتہد پر طعن کرے اوس نے حضرت پر طعن کیا
نعوذ باللہ حضرت نے فرمایا کل مجتہد مصیب یہ ایمہ
مجتہدین قیامت میں صفوف انبیا اور رسل میں ہونگے اور
کوئی نہیں ہوگا عقیدہ کرامات اولیاء حق ہیں اہل سنت جماعت
کا یہی اعتقاد ہے اکثر معتزلہ منکر ہیں اونکا قول ہے اگر کرامات اولیاء
اللہ کے ظاہر ہون تو فرق درمیان کرامات اور معجزہ کے مشکل ہے

جواب یہ ہے کہ یہہ فرق ظاہر ہے معجزہ بوقت دعوی نبوت کے
ظاہر ہوتا ہے اور کرامت میں دعوے نہیں اگر دعوے نہیں
اگر دعوے کرے تو شعبدہ ہوجاوے اور کرامت اولیاء میں انکار
ناممکن ہے کیونکہ حضرت مریم کے واسطے نہر جاری ہوگئی اور خشک
کھجور نے چھوہارے تازے ڈالے اور جب حضرت ذکریا اونکے
پاس جاتے تو ہر طرح کے میوے تازے پاتے وہ بھی حیران ہوگئے
ور فرمایا کہ کہاں سے آئے فرمایا من عند اللّٰہ اور آصف بن برخیا
عرش بلقیس کالمحہ البصر میں لائے آصف اور مریم پیغمبر نہیں تھی
اور تین مسافر بنی اسرائیل کی غار میں بند ہوگئے تھے تو اعمال صالحہ
کے یاد کرنے سے اور توسل پکڑنے سے پتھر وہاں سے ہٹ گیا۔

عقیدہ ۱۵ (ایمان اسلام اور ایمان، یہ دونوں متلازم ہیں)
اسلام شرعی عبادات کا نام ہے تلفظ شہادتین اور اقامت
صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ صوم و حج یہہ ارکان اسلام کے بدون
ایمان کے قائم نہیں ہوسکتے ایمان تصدیق قلب کی ہے ساتھ
اوس چیز کے کہ حضرت لائے آدمی مکلف بایمان اس طرح پر
ہے کہ جو اسباب ایمان کے ہیں وہ طیار کرے توجہ ذہن کے
اور فکر کرنا اور کان رکھنا اور موانع سے ہٹنا یہہ سب افعال اختیاری
ہیں یہ مدار تکلیف کی ہے پس یہہ خیال کرنا کہ تصدیق جسکا
نام ایمان ہے وہ قسم علم کا ہے اور علم کیفیت نفسانی ہے
اور آدمی مکلف بافعال اختیاری ہوتا ہے یہہ کیفیت اس کی
اختیار سے باہر ہے یہہ خیال غلط ہے کیونکہ اس کیفیت کا اختیار
ہے حاصل کرنا باستعمال اسباب ہے و تفکر نظر جو اختیاری ہے

یہہ عادت اللہ تعالیٰ کی جاری ہے کہ جب یہہ اسباب مرتب ہوتے
ہیں تو اللہ تعالیٰ شرح صدر فرمادیتا ہے اور وہ تصدیق جلوہ گر ہوتی ہے
سوال ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق) **جواب** ہدایت اللہ کی غیر
مخلوق ہے وہ صفت ہے صفات اللہ سے صفات اللہ قدیم ہیں اقرار
باللسان یہہ مخلوق ہے اعمال ابد سے ہے جمہور محدثین اور معتزلہ اور
خوارج کا مذہب ہے کہ ایمان فقط تصدیق نہیں مجموع تین چیز کا نام ہے
تصدیق اور اقرار اور عمل بمقتضائے اعتقاد کہتے ہیں جسکا اعتقاد
نہیں وہ منافق ہے جسکو اقرار نہیں وہ کافر ہے جسکا عمل نہیں
وہ فاسق ہے اتفاقاً عند اهل السنة کافر ہے عند الخوارج
اور عند المعتزلہ خارج از ایمان غیر داخل در کفر علامہ تاج الدین سبکی
نے کہا ہے کہ تلفظ بالشہادۃ شرط ایمان کی ہے یا شطر ایمان ہے
اسمیں علماء کا اختلاف ہے کلام امام غزالی سے معلوم ہوتا ہے کہ
شرط ہے اور منعظر یہہ ایک واجب ہے واجبات سے کمال الدین
نے کہا ہے کہ یہ شرط ہے برائے اجرائے احکام شرعیہ اور جمہور محققین
کا مذہب اول ہے کہ یہہ شرط ہے برائے عبادات پس اسلام و ایمان
متلازم ہیں شمس الائمہ سرخسی اور فخر الاسلام بزدوی علیہ الرحمۃ کے
قائل ہیں کہ جو تصدیق کرے اور ترک اقرار کا اوس کو نہ ملے بقول تمہارے
کافر ہوجاوے اور یہہ خلاف اجماع کا ہے (**اعتراض**) ایمان
متجزی ہوسکتا ہے یا نہیں (**جواب**) ایمان ایک چیز ہے کوئی
اجزا بدن میں متفرق نہیں ایک نور ہے منتشر جمیع اعضاء میں
جب ایک عضو کاٹا جاوے ایمان دل میں رہتا ہے پس اسلام
عمل ہے اور ایمان تصدیق ہے احسان رویت ہے علیہ کا قدرویت

یا یون کہو کہ اسلام انقیاد ہے ایمان اعتقاد احسان اشہاد جنمین
تینون اوصاف ہون وہ منکر تجلیات الٰہی کا نہین ہوتا چاہے
تجلی آخرت مین ہو یا دنیا مین جو شخص کہ جامع اون اوصاف ثلثہ
کا نہو وہ منکر ہوتا ہے (خاتمہ) شیخ قدس سرہ نے باب ۳۶۴
فتوحات مین لکھا ہے جو مرتا ہے وہ مومن ہو کر مرتا ہے مگر یہہ ایمان
بالعیان ہوتا ہے یہہ ایمان نافع نہین ہوتا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
فلم یک ینفعھم ایمانھم لما راوا باسنا یعنے اونکا ایمان نافع
نہین ہوا جب اونہون نے ہمارا عذاب دیکھ کر یا فرعون نے بھی مرتے
وقت لا الہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین
پڑہا مگر یہہ ایمان نافع نہ ہوا فرعون کا ایمان عند الجمہور غیر مقبول ہے
مگر ایک جماعت نے مقبول لکہا ہے منجملہ اونکے ابو بکر باقلانی ہے اور
بعض حنابلہ (تکملہ) اس سے معلوم ہوا کہ جس نے شیخ
کیطرف منسوب کیا ہے کہ وہ قبولیت ایمان فرعون کے قایل
ہیں وہ مفتری ہے (عقیدہ ۳۵) در حقیقت احسان۔ حقیقت احسان
کی یہہ ہے ان یعبد العبد ربہ کانہ یراہ یعنے بندہ اپنے رب
کی عبادت اسطرح پر کرے گویا اوس کو دیکھتا ہے جیسا حدیث
سوال جبرئیل مین حضرت سے واقع ہوا کہ اسلام ایمان احسان کے
معنے مشروحاً واضح ہوئے علم عبد کا کہ اللہ اوسکو دیکھتا ہے اکمل فی
التنزیہ ہے اوس سے کہ عبد حق تعالےٰ کا شاہد ہووے کیون کہ بندہ
کی رویت بقدر دایرہ عقل کے ہوگی اور رویت اللہ کے بقدر وسعت
الٰہی ہوگی مقام احسان مین جب بندہ عبادت کرتا ہے تو فعل اپنی
طرف منسوب نہیں کرتا فقط فعل خلق ہے کہ اسکے جوارح سے صادر ہوا

یہہ مقام اخلاص کا ہے کہ اپنے نفس کو شریک اللہ کے ساتھ نہیں پاتا
شیخ نے فرمایا کہ ایمان اسلام پر مقدم ہے اور اسلام ثانی اور احسان
ثالث اسکے ساتھ وتر ہونا ثابت ہوا وتر اشرف المراتب ہے اور یہہ
ثالث اول الافراد ہے تصدیق مشاہدہ فی التخیل سے ہوتی ہے اور
اسلام انقیاد ہے اور انقیاد اس سے ہوتا ہے جو اپنا ناصیہ بید اللہ
دیکھے ایسا دیکھنے والا مطیع طوعاً ہوتا ہے اور نہ دیکھنے والا مطیع کرہاً
ہوتا ہے اور احسان یہہ ہے کہ عبادت اللہ کی ایسی ہووے کہ بندہ گویا
خدا کو دیکھتا ہے اگر بندہ نہ دیکھے تو اتنا جانے کہ خدا اوسکو دیکھتا ہے
سید علی بن وفا فرماتے ہین احسان سے بالاتر مقام ایقان کا ہے اس
کلام مین متفرد ہیں مقام احسان میں معصیت متصور نہیں ہوتی یہ مقام
انبیا کا ہے وہ معصوم ہین اور اولیا محفوظ ہیں کیونکہ اغلب احوال
اونکے مقام احسان میں ہین نہ دوام غایت معصیت اہل احسان کی
ترک اولےٰ ہے اور ترک اولےٰ انبیاء کا برائے تعلیم امت ہوتا ہے
اوس ترک میں بھی اونکے ترقی ہے کیونکہ تعلیم فرماتے ہین کہ اگر خلاف
واقع ہووے تو ایسا کرین یعنے استغفار کرین مکروہ اور حرام اونسے
صادر نہین ہوتا (عقیدہ ۳۶) انا مومن انشاء اللہ کہنا جایز ہے
یا نہین امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا مقاصد میں اکثرین سے
منع منقول ہے عقاید نسفی مین ہے لا ینبغی ان یقول العبد انا
مومن انشاء اللہ سعد الدین تفتازانی اسکے یہہ معنے کرتا ہے کہ ترک
اسکے اولےٰ ہے پھر تفتازانی لکھتے ہیں کہ فریقین میں حقیقۃً معنوی
اختلاف نہین کیون کہ اگر مراد ایمان سے مجرد حصول معنے یعنے تصدیق قلبی ہے
وہ تو حاصل ہے فی الحال اور اگر مراد ثمرہ ایمان کا ہے یعنے نجات

کے درحق عاصیان اہل کبائر ثابت ہے عقیدہ ۵۶ ہر عاصی پر توبہ واجب ہے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور بندگان خاصان کو تلقین فرمائی ہے ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا اشارہ ہے کہ اول توبہ خدا کیطرف سے پھر بندہ کی طرف سے باب تعلیم الکریم سے خصم کو حجت کی کہ جب وہ محبوب ہو تو طریق جواب کا تعلیم کر دیتی ہین یعنے پہلے خدا تعالے رجوع فرماتا ہے تو بندہ گنہ سے تائب ہوتا ہے قیامت کے دن شہدا سے یہ خطاب ہوگا کہ تمنے اسباب تاست تو بہ کیون نہ کی جواب دینگے یہ تعلیم باری تعالے کہ خداوندا اگر تو رجوع فرماتا تو ہم توبہ کرتے جو عارف ہے وہ سوال کرتا ہے کہ خدا تعالے اوسپر توبہ کرے یعنے رجوع فرمانے کا کرے غرض یہہ ہوتی ہے کہ بندہ سائل ہے اور معترف ہے اسیواسطے اللہ تعالے نے فرمایا کہ توبوا الی اللہ جمیعًا ایہا المؤمنون یعنے رجوع کرو طرف قرآ اور دعا کے جیسا کہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام نے کیا کہ آدم علیہ السلام سے برصورت خلاف ہوا نہ بالمعنے کیونکہ اکلہ از شجرہ میں نطق اور انتہا کو حرمت نہین تھا محض بہ نفوذ تقدیر الٰہی تھا اور یہہ توبہ اور رجوع جو ہے محض واسطے اثبات کے ہے کہ میری نسبت علم اللہ تعالے مین کیا ہے اگر مخالفت ہے تو ضرور اوسکا وقوع ہوتا ہے اس وقوع سے توبہ کرتا ہے حضرت آدم مقام توبہ کے عارف کامل تھے کہ اقرار یہ شجرہ کر کے دعا کی پس ناصح بالنفس وہ شخص ہے کہ حضرت آدم کا تابع ہوکے اگر مدعی قوت کا اور مقاومت کا ساتھ تقدیر الٰہی کے ہو تو بے ادبی ہے عارف کامل پہلے سے معترف بالقصور ہوتا ہے بنی اسرائیل

مین کوئی شخص کامل تھا اوسنے جناب باری مین عرض کی اگر تو مجھے عبادت کے واسطے فراغت دیوے اور مجکو میرے حال پر چھوڑ دیوے مین تجکو ایسے عبادات دکھلاؤنگا کہ کبھی کسی بندہ نے نہ کی ہو یہہ کہکر خلوت نشین ہوا اوسے دن سے تورات کھولکر سامنے رکھے لوگون کو حکم کیا کہ مجکو کوئی نہ بلاوے ابھی عصر کا وقت نہین ہوا تھا کہ اوسنے خطا ہوگئے اللہ تعالے نے ہماری سامنے واقعات بزرگون کے اسواسطے بیان کئے تاکہ ہم اللہ کے ساتھ وہ ادب رکھین جو اونہون نے رکھا طاعت کی توفیق اسواسطے دی کہ شکر کرے اور معصیت کی قوت اسواسطے دی کہ استغفار کرے مباح اسواسطے کئی کہ اپنے مقام کے مطابق اسکو طاعت مین لاوی یا معصیت مین رکھے کیونکہ مباح کو نیت بدل دیتی ہے عارف مباح کو محمود بنا لیتا ہے اور غیر عارف کبھی معصیت بنا لیتا ہے تو غرض بندہ ہر وقت راجع الی اللہ چاہئے بندہ میں ایک جزو شر سے خیر نہین ہے جس سبب سے یہ مکلف ہے بندہ وہ اوس سے الگ نہین ہوتے اوسکو سبب نسبت فعل کے اسکی طرف ہے اور اوسے پر اوسکو مواخذہ ہے کیون کہ اللہ تعالے نے بدون دعوی کے مواخذہ نہیں فرمایا مدعی اسکی جزو بشریت کے ہے عقیدہ ۵۷ میزان خطرات ۶ اور وہ بر قلب نبی آدم میزان ان خطرات کے شریعت ہے یہہ خطرہ تین حال سے خالی نہیں + مامور بہ ہوگا یا منہی عنہ یا مشکوک فیہ جو خطرہ دل مین آوی اسکو خاطر کہتے ہین بندہ دیکھے اگر جنس امر معروف سے ہے تاخیر نہ کرے تو یہہ رحمٰن سے ہے اللہ تعالے نے نوازش فرمائی کہ دل مین خطرہ ڈالا کہ عمل کرے اور یہہ خیال کہ اس عمل سے عجب یا ریا پیدا ہو دیگا

اسکا بالکل خیال نکرے کہ اعتبار اول امر کا ہے اگر اول اخلاص ہے
تو سارا اخلاص ہی شمار ہوگا اگر عجب ریا پیدا ہو ہی گیا ہے تو استغفار
کرے وجوبا دوسرا خطرہ بدی کا ہے اوسکو جہان تک ہووے روکو وہ
شیطان سے ہے اول خطرہ سے استغفار کرے تیسرا مشکوک فیہ
کہ بندے کو معلوم نہین کہ نیکی ہے یا بدی ادب کا استقضاء ہے
کہ رک جاوے مثلا وضو کرنے والا خیال کرتا ہے کہ تین دفعہ اگر
دہوون تو سنت ہے چار دفعہ دہوؤن تو حرام ہے اس خوف سے
چوتھی دفعہ نہ دہووے حضرت شیخ فرماتے ہین کہ قلب عبد کی طرف وکیل
اللہ کے آتے ہین جنکا نام خواطر ہے اور بندہ کے دل مین اتنا ہی
ٹھہرتے ہین کہ مرور یا ورود ہوتا ہے وہ پیغام پہنچا کے فورا چلے جاتے ہین
ستر ہزار انکا پھر نہین آتا ہے حسب حدیث ملائکہ داخلین در بیت المعمور کے
ستر ہزار ہر روز داخل ہوتا ہے بندے کو ان سفیرون سے غافل نہ ہونا
چاہیئے اگر تو بیدار رہے تو تیرے وہ گواہ نیک کے ہین اور خوش
ہونگی اگر تو غافل ہے تو وہ اداس ہوکر چلے جاوینگے کہتے کچھ نہین
اللہ کے پاس شکایت کرتے ہین صوفیہ کے نزدیک پانچ خواطر ہین
ایک تو قلب پر آتا ہے واسطے اداے فرض کے دوسرا واسطے مستحب
کے تیسرا واسطے حرام کے چوتھا واسطے مکروہ کے پانچوان واسطے مباح
کے ان پانچون رستون مین ایک فرشتہ ہے مقابلے شیطان کے
جب شیطان اوسکو حرام مکروہ کا حکم کرتا ہے تو فرشتہ رد کرتا ہے یہ
جو آیت ہے کہ جبتک بندہ کام نکرے تو خطرہ بدی کا معاف ہے یہ نسبت
کل کے ہے یا بعض کے اور یہہ آیت شریف وان تبدوا ما فی انفسکم
او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ غیر منسوخ ہے یا منسوخ ہے در حق عام

اس مین اختلاف ہے جو منسوخ کہتے ہین وہ کل امت کی نسبت منسوخ
کہتے ہین لیکن عام کتابون مین لکھا ہے کہ مواخذہ ہوگا مگر یہہ بات معلوم
کرنے چاہیئے کہ جو خطرہ قرار نہ پکڑے وہ معاف ہے مگر دار مکہ کے خطرہ
معاف نہیں قرآن شریف مین ہے کہ ومن یرد فیہ بالحاد الخ
یعنے جو اُس جگہ ظلم کا ارادہ کرے تو اوسکو عذاب ہے اس سبب
عبد اللہ ابن عباس نے طایف مین رہنا اختیار کیا کیونکہ خطرات
کا بند کرنا اُن کے اختیار نہیں اور آیت مین بظلم فرمایا یہہ جو
حدیث مین آیا ہے کہ حدیث النفس مغفور ہے جبتک عمل نکرے
یا کلام نکرے تو پھر ارادہ مستقر پر کیون مواخذہ ہوگا جواب)
حدیث النفس اور ہے اور ہم بالشیئ اور ہے حدیث اول خطرہ کا نام ہے
اور ہم اوسکے استقرار کا نام ہے اور مکہ شریف مین عذاب الیم سکے
وعید عام ہے چاہے ہم اوسکا کرے یا نکرے گریہہ عموم مسجد حرام مین ہے
خارج از مسجد نہیں اگر اپنے ہم کو چھوڑ دیوے خالصا للہ تو اوسپر
حسنہ مکتوب ہوتا ہے اگر خالصا للہ نہ چھوڑے کسی اور سبب سے چھوڑے
تو اوسپر کوئی ثواب نہین اور نہ عذاب ہے ہم ارادہ کا نام ہے یہہ
حدیث النفس سے جدا ہے (سوال جبکہ وسوسہ شیطان کا مسلمانون
مین بہت ہو اوسکا حکم کیا ہے جواب وہ شخص ایسا ہے جیسا کہ دشمنون
کی فوج مین نماز پڑہے صلوۃ الخوف اگر نمازکو قطع کرکے شیطان کے
محاربہ مین مشغول ہووے تو ظاہری ارکان ادا کرلے جیسا مجاہد نماز اشارہ
سے کرتا ہے وسوسہ شیطان کا اوسکو کوئی ضرر نہیں کرتا غرض جو
شخص خواطر کو جدا جدا نہ جانے وہ نجات نہیں پاتا عقیدہ ۸ (۵)
عدم تکفیر اہل قبلہ بسبب ذنوب اور بدعات کے جو احادیث

انکے تکفیر مین وارد ہین وہ منسوخ ہیں یا مؤول یا تغلیظ و تشدید ابن
عباس وغیرہ نے فرمایا ہے کہ یہہ کفر اسلام سے خارج نہیں کرتا۔ جیسی تکفیر
شارب خمر کے یا جادوگر یا کاہن کے پاس آنیوالے کے۔ جو شخص بدعت
کے ساتھہ اہل قبلہ سے خارج ہوتا ہے وہ منکر حدوث عالم کا ہے اور منکر
بعث کا اور حشر نشر اجسام کا اور منکر علم جزئیات کا نسبت باری تعالےٰ
کے غرض جو چیز حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لاے اور بالتواتر ثابت
ہوا اوسکا منکر کافر ہے یہہ حدیث ستفترق امتی علی نیف و سبعین
فرقۃ کلہا فی النار الا واحدۃ مراد اس واحد سے فرقہ اہلسنت
وجماعت کا ہے باقی فرقون کے اصول چھہ ہین۔ مشبہہ معطلہ جبریہ
قدریہ رافضہ خوارج ہر ایک کے بارہ بارہ شعبے ہین کفر بمعنے تکذیب
بہی آتا ہے تکذیب چار قسم ہے اول تکذیب یہود ونصاری کے
یہہ کفر ہے بلاشک دوئم تکذیب نبوت جیسے دہریہ انہون نے کل شرائع
کا انکار کیا بلاشک یہہ بہی کفر ہے سوئم تصدیق رسل کے کرتے ہیں لیکن
اونکے خبرون کو نہیں مانتے منکر حشر نشر وغیرہ کہ یہہ فلاسفہ ہین انکا کفر
اسواسطے کہ کذب انبیا کا جایز رکہتے ہین اسی مین باب نبوت کو مسدود
کرتے ہین انکے تکفیر واجب ہے ایسی ہی حلولیہ کہتے ہین کہ روح الاله
نے پیغمبرون مین حلول کیا اللہ تعالے کے اعضا ہین بر صورت حروف
ہجا ایسے ہی خطابیہ کہ جعفر بن محمد صادق کو الہ کہتے ہیں ایسی ہے
صابئیہ کہ علی بن ابی طالب الہ ہیں جب حضرت علی کو خبر ہوئی
اونکو آگ مین جلانے کا حکم دیا آگ مین جلتی تہی اور جلاتے تہے کہ اب
سچ ہوا کہ تو الہ ہے جب بادشاہون اسلام کو یہہ خبر ہوئی تو قدریہ
کو مجوس سے ملایا اور حلولیہ کو مرتدون سے اور مجسمہ کو بت پرستون سے

کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے اگر رجوع نکرین تو جو حکم علماء کا ہو وہ کیا جاوی
قسم چہارم تصدیق رسول کے کرتے ہین لیکن تاویل کرتے ہین جیسے
معتزلہ اور نجاریہ اور روافض اور خوارج اور شیعہ اماموں نے اختلاف
کیا ہے کہ تاویل حد کفر کو پہونچتی ہے یا نہ بعض کہتے ہین کہ تاویل
کفر ہے بعض کہتے ہین کہ کفر نہین غرض جو مخالفت رسول کی کرے
وہ کافر ہے مجرد انکار کرے یا خطاسے تاویل کرے انپر حکم کافرون
کا جاری کرتے ہین عقیدہ ۵۹ اسباب شہوات کفار کے دنیا
مین کہانا پینا عورتین وغیرہ استدراج ہے ان پر عذاب ہوگا کیونکہ
کافر کا کفر پر مرنا اور اصرار کفر پر کرنا ثابت کرتا ہے کہ یہہ لذتیں
اوسکے نفی پر موجب عذاب ہونگے علاوہ بر عذاب کفر معتزلہ کہتے
ہین کہ یہہ لذائذ نعمتین ہین۔ ان پر شکر مترتب ہوتا ہے اور
بعض محققین نے کہا ہے کہ لذائذ کفار کرامت نہین اور نہ اہانت
ہے ان کے قوام کے بدن کے واسطے جو تقدیر میں لکہا تہا وہ دیا
خیرات جو کفار کے صادر ہوتے ہین اونکے جزا دنیا مین ملتی ہے صحت
بدن وسعت رزق اور آخرت میں اونکو کچھہ نصیب نہین کیونکہ اللہ تعالےٰ
نے فرمایا انا لا نضیع اجر من احسن بوجہت کرم خود اگر اوس
کافر کو اسلام نصیب ہو تو جن دین الاعمال نیت شرط نہین جیسا کہ پیاسو
کو پانی دینا اور بہوکہون کو روٹی دینی مہمان نوازی کرنے صلہ رحم
اور عتق ان کا ثواب اعمال اسلامی پر زیادہ ملیگا جیسا کہ حضرت نے
حکیم بن حزام کو فرمایا جب وہ اسلام لائے اسلمت علی ما سلف
لک من خیر اوس نے اپنے نیکیون کا بیان کیا تہا جو جاہلیت
میں کئے تہین شیخ عز الدین بن عبد السلام نے کہا دنیا دار الکرامت

نہین جنت دار الکرامت ہے دنیا مین جو لذتین ہین موجب شکر کا ہین
اگر شکر ادا نکیا جاوی تو موجب عذاب کا ہونگے ثم لتسئلن یومئذ
عن النعیم **عقیدہ ۶۰** خلیفہ اور ملک مین یہہ فرق ہے کہ خلیفہ اسماء
الٰہیہ کا اور مصارف اسماء کا عارف ہوتا ہے اور ملک پر لازم نہین
حضرت نے فرمایا کہ خلافت بعد میرے تیس برس ہے جو ختم ہو گئی بعدہ
ملک ہے کیسا ہی ہو اطاعت سب کی واجب ہے کیونکہ اطیعوا اللہ
واطیعوا الرسول واولی الامر منکم شیخ نے فرمایا باب ۲۰ مین
کہ اللہ تعالیٰ نے سموات مین ملائکہ نقیب مقرر فرمائے ہین
ہر ملک کا ایک ستارہ مرکب ہے اور آسمان رات دن مین دورہ تمام
کرتا ہے وہ ملک اپنی رعیت کی حالات دیکھتا ہے اور یا ہین ولاۃ
سموات اور ارض کے مناسبات اور روابط ہین عمل ولاۃ ارض
کا مطہر از عیوب ہے اعمال کیطرف ولاۃ اسمانی نظر کرتے ہین اور
حسب اعمال اونکے مدد یا ملامت کرتے ہین **عقیدہ ۶۱**
کوئی شخص سوا انقضاء اجل کے نہین مرتا بہت معتزلہ کا قول ہے کہ مقتول
اپنے اجل سے نہین مرتا اگر مقتول نہ ہوتا زندہ رہتا جواب اسکا یہ ہے
موت طبعی اس مقتول کی تقدیر مین نتھی جسکا علم اللہ کو ہے خواہ
قتل ہو جاوے یا بغیر قتل مر جاوے معتزلہ کا قول غلطی کا ہے بعض معتزلہ
کہتے ہین کہ قاتل نے عمر مقتول کی کاٹ دی دلیل اونکی حدیث قدسی
ہے جہان وارد ہوا کہ جو شخص اپنے نفس کا قاتل ہوا اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے بادرنی عبدی یعنے جلدی کی بندہ میری
نے جواب یہہ فہم معتزلہ کا غلط ہے قتل نفس بارادہ اللہ ہوا ہے
اور علامت اسواسطے کہ اونسے خلاف امر کیون کیا احکام شرعیہ

واثر بالامر ہوتے ہین نہ بالارادہ جیسا نومن بالقدر ولا نحتج به
یعنے جو کچھہ واقع ہوتا ہے تقدیر سے ہوتا ہے لیکن اگر خلاف امر الٰہی
ہو تو اوسپر مواخذہ ہوتا ہے اہل سنت وجماعت فرماتے ہین کہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا فاذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة
ولا يستقدمون اور دوسرے ان اجل الله اذا جاء لا
يؤخر لو كنتم تعلمون اور ایسے متمسکات معتزلہ کے احادیث ہین جنکا
مطلب یہ ہے کہ بعض طاعات عمر مین اور رزق مین زیادتی کرتے ہین
من احب ان يبسط له في رزقه وينسأ في اثره فليصل رحمه
الحدیث اسکے جواب بہت ہین ایک جواب تو یہ ہے کہ یہہ زیادتی
محمول ہے با برکت در اوقات عمر کیونکہ جو عمر کہ طاعت مین صرف ہو
وہ محسوب ہو وینگے اور جو طاعت مین صرف نہ ہو وہ رائیگان گیے
اور حدیث طبرانی کے ان المقتول يتعلق بقاتله يوم القيامة
ويقول يا رب انه ظلمني وقتلني وقطع اجلي الجواب
اسکے راویون مین کلام ہے وہ حافظ اور ثقات نہین بر تقدیر
صحت یہہ محمول ہے اوس مقتول پر جو علم اللہ مین طویل العمر تھا
اگر یہہ مقتول نہ ہوتا تو عمر طویل پاتا اور قول ہمارا کہ مقتول میت
باجلہ ہے مراد اوسے یہہ ہے کہ یہہ موت القتل فعل قاتل سے پیدا
نہین ہوئی یہہ موت فعل اللہ کا ہے **عقیدہ ۶۲** اجساد الانبیاء
لا تبلیٰ روح بعد موت کے باقی ہے شیخ تقی الدین سبکی فرماتے
ہین کہ روح کبھی فانی نہین ہے حقیقتاً باقی ہے جیسا کہ حور العین اور بعض کا
قول ہے کہ عند النفخة الاولی فنا ہو جاوے گی جیسا کہ قول اللہ
تعالیٰ کا کل من علیها فان شیخ تقی الدین بن ابی منصور نے

اس کو ترجیح دی اور کہا کہ عند النفخۃ الاولی روح کا جمود ہو جاویگا
فنا سے یہی مراد ہے اور یہی خط اوسکا ہے موت سے گویا کہ سوتا ہے
اللہ تعالٰے فرماویگا لمن الملک الیوم کوئی جواب نہ دیگا اللہ تعالیٰ
آپ فرماوے گا للہ الواحد القہار غرض کہ جب روح جامد ہو
یا نائم یا فانی بہرکیف یہہ قول اللہ تعالٰے کا صحیح ہے کہ مجیب اوس
وقت کوئی نہ ہوگا شیخ محی الدین فرماتے ہین کہ مراد از وجہ در قول اللہ
تعالٰے کل شیء ھالک الا وجہہ حقیقت شے کی ہے جو علم الٰہی
مین ثابت ہے کیونکہ جو علم الٰہی میں ہے اوسکا فنا نہین ویبقیٰ وجہ
ربک سے مراد عمل صالح ہے جس عمل مین خلط ریا کا ہو اور اخلاص بھی
بہت ہو اخلاص وجہ اللہ ہے اور ریا وجہ الغیر ہے خاتمہ اجساد
انبیاء اور شہدا فی قتال الکفار بشرطہ بوسیدہ نہیں ہوتے
اور ان اجساد کے حکم مین ہے جو شخص محبت رسول خدا مین مستغرق ہو
جسکے رگ وریشہ میں محبت حضرت کے سارے ہو اور دوسرا جو
آکل حلال صرف کا ہو شبہہ چیز نہ کہاوے اونکے اجساد بھی بوسیدہ
نہ ہونگے (عقیدہ ۶۳ ارواح قبل از اجساد مخلوق نہین) حقیقت
روح کے دریافت کرنا خلاف ادب ہے ساتھ حضرت کے کہ آپ
حقیقت سے خاموش تھے اتنا کہنا کافی ہے کہ روح موجود ہے حضرت
جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ علم روح کا خاصہ علم الٰہی کا ہے۔
دوسرے کو اطلاع نہین اور بحث کرنے جایز نہین جمہور متکلمین
نے اتنا کہا ہے کہ جسم لطیف ہے مشتبک بالبدن جیسا پانی
سبز لکڑی کے ساتھ قاضی ابو بکر باقلانی نے کہا ہے کہ عرض ہے یعنے
حیلۃ لنے ہی جو بدن میں سرایت کرنے سے بدن زندہ ہو جاتا ہے

یہ بات غلط ہے جمہور کا قول حق ہے حدیثون مین ہبوط و عروج اور
چلنا پھرنا عالم برزخ میں وارد ہے۔ یہ اوصاف اجساد کے ہوتے
ہیں کہ اعراض کے شیخ محی الدین قدس سرہ نے لواقح الانوار میں لکھا ہے
کہ روح امر اللہ کا اسواسطے ہے کہ فقط کن سے پیدا ہو گیا جیسا
عیسے علیہ السلام روح اللہ ہیں کہ نفخ حق سے پیدا ہو گیا قال اللہ
تعالٰی انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القٰھا
الی مریم وروح منہ امام غزالی نے قل الروح من امر ربی
کے معنے فرمائی ہیں من غیبہ کیونکہ امر غیب کا عالم غیب ہے اور
عالم خلق کا عالم شہادت ہے یعنی عالم اسباب شیخ قدس سرہ نے
باب ۲۹۲ فتوحات میں فرمایا یہود نے جب حضرت سے سوال روح کا کیا
تو ماہیت روح کا سوال نہیں کیا فقط مقام روح کا کیا تو وہ جواب مطابق
سوال کے تھا مفسرین نے سمجھا کہ سوال ماہیت سے تھا ایسا نہیں
تھا اونہوں نے ما الروح نہیں کیا ایک قرأت میں آیا ہے —
قل الروح من امر ربی اور یہہ نہین فرمایا کہ ھو کذا و کذا
اللہ تعالٰے نے وحی کا نام بھی روح رکہا ہے (عقیدہ ۶۴)
سوال منکر و نکیر اہل سنت الجماعت نے فرمایا ہر میت سے سوال ہوتا ہے
خواہ قبر میں ہو یا بطون وحوش اور طیور میں یا ہوا میں بعد احراق
و تذریہ جلال محقق نے کہا ہے کہ عذاب واسطے کفار اور فساق کے ہے
روح مردود لیمول بجسدہ یا ببعضہ ہوتا ہے احیا ر بعض جسد منع نہیں اگرچہ
خلاف عادت ہے مگر مقدور باری تعالٰے کا ہے اور اہل اصول کا قول
ہے کہ سوال منکر و نکیر کا اور عذاب قبر اور نعیم قبر حق ہے قبر کا
لفظ محمول بر غالب ہے ورنہ جو اکول السمک والسباع وغیرہ ہے

سبب سے سوال ہوتا ہے اور وجہ تعبیر بالقبر کے حضرت کا قول ہے
اذا وضع المیت فی القبر اتاہ ملکان الحدیث اور اعادہ
حیات کا ایک جزو میں نہیں ہو سکتا ہے اور وقوع سوال اسطرح کا
ہو کہ اہل دنیا کو خبر نہیں جیسے سوتے کا حال جاگتے کو معلوم نہیں
شہید اس سوال سے مستثنےٰ ہے جیسا کہ حدیث مسلم میں وارد
ہے حضرت نے فرمایا کفی ببارقۃ السیوف علی راسہ شاھدًا
جلال الدین محلی نے فرمایا کہ بعضے علما شہید کو مستثنےٰ نہیں کرتے
کہ مسئلہ قطعی ہے اور دلیل ظنی ہے کیونکہ خبر آحاد ہے بعضے معتزلہ
اور روافض یعنے جہمیہ وہ انکار کرتے ہیں اس مسئلہ سے اور کہتے ہیں
کہ ہمارا مشاہدہ اسکے برخلاف ہے اگر بطن میت پر کوئی چیز رکھدیں
اوسکو جنبش نہیں ہوتی اگر کوئی عذاب ہوتا تو جنبش ہوتی پھر
یہہ بیٹھانا میت کا اور سوال کرنا کجا اگر کوئی کہے کہ پتھر کلام کرتا ہے
وہ اسکا بھی انکار کرتے ہیں (جواب) انکا یہہ ہے کہ ایسے
خیالات سے مسائل شرعیہ ثابتہ بالآیات اور احادیث باطل نہیں
ہو سکتی حدیث میں وارد ہے تفکروا فی آلاء اللہ ولا تفکروا فی الخالق
کیونکہ عقول تمہاری ضعیف ہیں اللہ تعالے نے فرمایا ہے سنعذبہم
مرتین مرۃ فی القبر ومرۃ فی القیامۃ ولنذیقنہم من العذاب
الادنی دون العذاب الاکبر عذاب ادنے درحیات اور اکبر
در قبر النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا یعنے در قبر صبح وشام
دوزخ پر پیش کئے جاتے ہیں اور اللہ تعالے نے فرمایا یثبت اللہ
الذین آمنوا بالقول الثابت عذاب القبر میں نازل ہوئی اور
حضرت نے عذاب القبر سے استعاذہ فرمایا اور حدیث میں دو قبروں

کا حال مشہور ہے حضرت نے فرمایا ان ھذین یعذبان وما
یعذبان فی کبیرۃ اور حضرت نے فرمایا تنزھوا من البول فان
عامۃ عذاب القبر منہ اور بعضے معتزلہ کہتے ہیں کہ عذاب روح
کو ہوتا ہے نہ بدن کو جیسا کہ لشکر کے شکست سے بادشاہ کو غم ہوتا ہے
اور بعضے کہتے ہیں کہ بلا ایجاد روح عذاب ہوتا ہے جب قیامت
کے دن روح جسد میں آویگا تب درد معلوم کریگا جواب ابی داؤد کی
حدیث میں وارد ہے کہ ان الروح تعود الی الجسد اور جواب انکا
معتزلہ اور روافض یعنے جہمیہ کا تسبیح جماد سے یہہ ہے کہ لکڑی وغیرہ حنانہ
کی نالہ بلند تسبیح پڑھے ہے اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے وان من شیء الا
یسبح بحمدہ اور ایضاً فرمایا ہے انا سخرنا الجبال معہ یسبحن بالعشی
والاشراق اور صحیح بخاری میں ہے انھم کانوا یسمعون
تسبیح الطعام وھو یوکل عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور صحیح مسلم میں ہے حضرت نے فرمایا انی لاعرف حجرا بمکۃ کان
یسلم علی قبل ان ابعث اور حدیث حنین جذع سے مشہور معروف
ہے یہہ احادیث اور آیات سنکر انکار کرنا اسلام کو جواب دینا ہے
امام فخر رازی اور اکثر معتزلہ کہتے ہیں کہ جمادات اور حیوانات کے
تسبیح بلسان حال ہے نہ بزبان قال یہہ مذہب مردود ہے جیسا
گذرا الشیخ تقی الدین بن ابی منصور نے فرمایا کہ منکر نکیر بشکل اعمال
اور علم واعتقاد آدمی کے آتے ہیں عالم برزخ کے دو دربان ہیں جو
داخل ہوتا ہے اوسے پوچھتے ہیں یرد الروح الی الجسد یہ کلمہ او
بعضے پوچھتے ہیں رب تیرا کون ہے نبی تیرا کون ہے دین تیرا کون
ہے جس حال پر مرا ہو وہی جواب دیتا ہے شیخ محی الدین نے فرمایا

فرشتون کے سوال کو حدیث مین فتنہ کیون فرمایا اسواسطے کہ وہ کہتے ہین ماتقول فی ھذا الرجل لفظ تعظیم کا نہین بولتے تاکہ مساوی فی الایمان مراتب فی الایمان سے متمیز ہوجاوے مراتب کو شک ہوجاتا ہے کہ اگر رسول سچا ہوتا یہہ فرشتے رسول کا لفظ بولتے تو وہ کہتا ہے لاادری شقی ہوجاتا ہے اللہ تعالے نے ہمارے واسطے نوم قدرنیا اسواسطے بنائی ہے تاکہ حال برزخ کا کہ بعد موت آویگا اوسے مانوس اور مالوف ہوجاوین کیونکہ حال میت کا ایسا ہے جیسا حال نائم کا فرق اتنا ہی کہ نوم میں تدبیر بدن باقی ہے بخلاف موت کے کہ وہان علاقہ تدبیر کا نہیں رہتا مگر جسم نعیم اور عذاب کا احساس کرتا ہے سوال جن اور انس کو حال میت کا دکھایا نہین گیا اور کلام سنائی نہیں گئی اور دوسرے جانور دیکھتے اور سنتے ہین جیساکہ حضرت کے خچر مبارک عذاب دیکھ کر کودی تھی **جواب**) اگر عام دیکھتے سنتے ایمان بالغیب نہ رہتا ایک دوسرے کو خبر دیتے حضرت نے فرمایا لولا تمزع فی قلوبکم وتزید کم فی الحدیث لدعوت اللہ ان یسمعکم عذاب القبور اور دوسری روایت مین ہے لولا ان تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم عذاب القبر باب ۷۴۳ میں لکھا ہے کہ جس ولی کو خدا نے امانت دی ہے وہ عذاب القبر سنتا ہے اور کلام شیاطین کے بھی سنتا ہے جب وہ اپنے دوستون کو وحی کرتے ہین کہ ہمسے لڑائی کرین عام جن و انس کے چشم و گوش اسواسطے بند کردئے تاکہ امر مستور رہے ایمان بالغیب اسی مستور کا نام ہے سوال انبیاء کرام نے فتنہ ممات سے کیون استعاذہ فرمایا وہ تو معصوم ہیں جواب اونہون نے اطلاق سوال کا لحاظ کرکے مقام عبودیت کا

التزام کیا اور یہہ خیال کیا جیسا امت سے رسول کا سوال کیا جاتا ہے شاید ہمسے جبرائیل کا سوال کیا جاوے مگر فرق اتنا ہوا کہ امت سے سوال امتحانا ہوا اور رسولون سے تکریما ورنہ انبیاء معصوم ہین لایحزنھم الفزع الاکبر چہ جائے فزع اصغر سے فزع کرین اور شیخ نے لواقح الانوار مین فرمایا ہے کہ ولی کے ہمت سے برزخ مین ایک جسم اللہ تعالے قبر مین پیدا کرتا ہے کہ وہی عمل کرتا ہے جو دنیا مین کرتا تھا جیساکہ ثابت بنانی تابعی جلیل سے یہہ بات ثابت ہے جب لوگون نے اوسکی قبر کھولی دیکھا کہ کھڑا ہوکر نماز پڑھ رہا ہے یہہ قبر کا عمل موجب ثواب کا ہے جیسے اہل اعراف قیامت کے دن سجدہ اداکرینگے اس سجدہ کے سبب بہشت میں داخل ہوونگے اہل اعراف کے سیئات حسنات مساوی ہونگے جس سبب سے وہ روکے جاوینگے اوس سجدہ کرنے سے حسنات زیادہ ہوجاوینگے تو آخر عمل اہل تکلیف کا ہے جو کچھ خواب میں یا بیداری میں موتے کا حال دیکھا جاتا ہے یہ مثالات متخیلہ ہیں مگر ارواح انبیاء کے وہ محقق ہیں کہ وہ مشرف اور مطلع ہین اوپر جمیع موجودات دنیا اور آخرت اور برزخ کے بخلاف اسوا اونکے الا ماشاء اللہ کیونکہ کسی کو برزخ سے خروج نہین اگر کسی کی زیارت ہو یا فرشتہ ہوتا ہے جو ہمت ولی سے خدا پیدا کرتا ہے یا اوسکی مثال ہوتی ہے کہ اوسکی صورت پر خدا قایم کرتا ہے کاملین اولیاء نے کشف سے دیکھا کہ جسم بعد مفارقت روح کے زندہ ہے بلا واسطہ روح کے جب اپنی مقام میں چلے جاتے ہی تو جسم باقی رہتا ہے اس جسم کو ادراک ہوتا ہے کیونکہ جب ہر چیز جمادات نباتات سے تسبیح بحمدہ ربہ کرتی ہے تو بالضرور اوسکو معرفت بھی حاصل ہے کہ تسبیح

فرع معرفت کے ہی اسیواسطے اسی معرفت کے سبب ہر چیز قیامت
کے روز مؤمنون کی گواہی دیگی روز قیامت کے کافر اپنے اعضا کو کہینگے
لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیئ اور
حضرت نے فرمایا القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة
من حفر النار اگر ابصار اہل دنیا ادراک نہ کرین تو اسکی صحت
مین کوئی اعتراض نہیں اس جنت اور نار سے مراد برزخ کے جنت اور
نار ہے اور جنت اور نار کبری جو ہین دخول اون مین بعد حساب اور
پل صراط ہوگا جن لوگون نے کسی کو دوزخ اور بہشت میں دیکھا غلطی سے
حکم جنت اور دوزخ کبری کا کرتے دنیا میں جو جنت اور دوزخ دیکھتے ہین
وہ جنت اور دوزخ برزخ کے ہیں جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا
رایت الجنة والنار فی مقامی ہذا فی عرض ہذا الحائط
اور یہہ نہین فرمایا کہ لا رایت الجنة الاخرة والنار الاخرة اور بعضے لوگ کہتے ہیں کہ
اہل نار نار کبری میں ہیں جب قیامت آویگی تو قبرون میں رجوع
کرینگے اور قبرون سے نکل کر پھر دوبارہ داخل نار ہونگے یہ بے اصل
بات ہے خلاصہ یہ ہے کہ ایمان بعذاب القبر فرض ہے اور بیان کیفیت
حقیقت کے کچھہ حاجت نہین کہ عقول عاجز ہین عقیدہ (۶۵)
اشراط الساعة یعنے علامات قیامت کے جنکی خبر حضرتؐ نے فرمائی ہے
قبل از قیامت ضرور ہونگے خروج مہدی اور پھر خروج دجال بعدہ نزول
عیسےٰ خروج دابہ اور طلوع شمس از مغرب او رفع قرآن اور کھلنا سد
یاجوج ماجوج ضرور واقع ہوگا شیخ تقی الدین ابن المنصور نے اپنے عقیدہ
میں لکھا ہے کہ سب نشان اخیر صدی میں یوم رب ہے جسکا حضرت
صلعم نے امت کو وعدہ فرمایا ان صلحت امتی فلہا یوم وان

فسدت فلہا نصف یوم یہ یوم ایام رب ہی ہزار سال کا ہوتا ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون
آغاز اس یوم کا تاریخ وفات علی ابن ابی طالب سے ہے یعنی نصف یوم
یا ایک یوم تک دین قایم رہیگا - بعدہ اضمحلال پکڑے گا حتے کہ دین
غریب ہو جاویگا اور زمین جور و ظلم سے پر ہو جاویگی اسوقت ظہور
مہدی علیہ السلام کا انتظار ہوگا - وہ اولاد امام حسن عسکری کے ہین
مولد انکا شب برات یعنی نصف شعبان ۲۵۵ھ وہ باقی ہیں تا کہ حضرت
عیسے علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام سے ملین گے - یہ بات اکابر
دین نے کشفاً معلوم کی ہے شیخ قدس سرہ باب ۳۶۶ مین لکھتے ہین
ظہور مہدی کا ضرور ہوگا اسوقت جب زمین جور و ظلم سے پر ہوجاویگی
وہ عدل سے پر کرین گے اور وہ عترت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے ہین از اولاد فاطمہ رضی اللہ تعالی اجد انکے حضرت امام حسین بن
علی اور والد انکے امام حسن عسکری رکن اور مقام کے مابین لوگونسے
بیعت کرینگے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت مین ہونگے
صورت میں نہ سیرت میں حلیہ انکا کشادہ پیشانی اونچے
ناک اہل کوفہ انسے بہت فایدہ اوٹھاوینگے مال سب کو برابر دینگے
عدل کرینگے جب کوئی سائل آوے گا جتنا وہ اٹھا سکے اتنا دینگے
اسوقت آدمی جاہل اور بزدل اور بخیل رات کو سوئے گا صبح کو
عالم اور شجاع بنجاوے گا - پانچ یا ساتھ یا نو برس رہین گے
انکے ساتھ فرشتہ ہوگا - انکی اصلاح کرے گا جو یفعل ما یقول
و یقول ما یفعل ایک رات مین مدینہ رومیہ بتکبیر ستر ہزار مسلمانون
کے ... اولاد حضرت اسحاق سے دین کو قایم کرین گے اسلام مین

نفخ روح کرین گے اسلام بعد ذلت کے معزز ہو جاویگا اور بعد مہدی کے زندہ
حضرت عیسے بن مریم انکی پاس نزول کرین گے۔ منارہ سفید شرقی
دمشق دو فرشتون پر تکیہ لگائی ہوئی آہستہ آہستہ دوسرا حصہ عصر کے
وقت لوگ نماز مین کھڑے ہونگے امام انکی خاطر اپنی جگہ سے ہٹے گا
وہ لوگون کو نماز پڑہاوین گے اور سنت حضرت صلعم پر حکم کرین گے
صلیب کو توڑین گے اور خنزیر کو قتل کرین گے انکے زمانہ مین ایک شخص
سفیانی دمشق مین غوطہ نیچے درخت کے پاس مقتول ہوگا اور اس کا لشکر
زمین غرق ہو جاوے گا۔ اور شیخ نے فرمایا انکی وزرا عارف باللہ
ہونگی زبان انکی عربی ہوگی۔ اور بر قدم صحابہ کرام۔ الذین صدقوا
ما عاهدوا اللہ۔ اور فتح مدینہ رومیہ اسطرح ہوگی جب اول تکبیر کہین گے تو
اس کا ثلث گرے گا دوسری تکبیر مین دوسرا ثلث تیسری مین تیسرا
ثلث یہ عین صدق ہے کیونکہ حق تصرف دونون بہائی ہین وزیر پانچ سی
زیادہ دس سے کم سب وزرا کا کام نو چیزین ہین۔ اول نفوذ بصر
فہم خطاب الہی۔ علم ترجمہ عن اللہ۔ اور تقلید مراتب۔ ولات امر کی
رحمت در غضب ما اور رسائی خلقت کی۔ حاجت روائی لوگونکی
وقوف بر علم غیب جس قدر حاجت پڑیگی۔ یہ نو وزیر مہدی علیہ السلام
کے ہونگی۔ پس دجال خراسان سے نکلیگا۔ اسکی تابع ترک اور یہود
ہونگے۔ شہر اصفہان سی ستر ہزار طیلسان پہنے ہوئی اسکے تابع ہونگے
وہ اوکھڑ ہوگا۔ داہنی آنکھ اسکی مثل دانہ انگور کے بالا ہوگی۔ بائین
دو آنکھون کے کاف فا را ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی امام
کی خبر نہین دی کہ میری قدم پر چلے گا اور خطا نکرے گا مگر مہدی
کی خبر دی ہے۔ شیخ نے باب ۳۶۶ مین لکھا ہے کہ جب حضرت عیسی

دجال کو قتل کرین گے۔ انہی اصحاب کے ساتھ دفعۃً فوت ہو جاوین انکی
انکی بغلون سے خوش ہوا چلے گی اسکے سونگھتے ہی اہونگ جاوین گے
انکو موت کی لذت آجاوی گی جیسا کہ نیند آجاتی ہے۔ پھر عام لوگ رہ جاوینگے
جیسے خس خاشاک بر لب سیل مثل جانورون کے ہونگے انپر قیامت
قایم ہوگی (طلوع شمس از مغرب) مقدور باری تعالے کا ہے۔ کہ
آسمان کو لوٹا دی اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ والشمس تجری
لمستقر لها۔ لام بمعنی الی ہے جیسا بان ربک اوحی لها
ہیں۔ جب سورج درمیان آسمان کے کھڑا ہوگا تو آسمان پھٹے گا۔ ستارے
بے نور ہو جاوین گے۔ سورج اور چاند۔ مثل دو بیلون سیاہ کے ہونگے
پھر لوٹ کرکے مغرب مین غروب کرین گے۔ حدیث مین وارد ہے کہ سورج
اور چاند مغرب سے نکلین گے۔ جیسے دو گنیان بے نور۔ اسوقت سی نفخ
صور تک اتنا فاصلہ ہوگا جیسے گھوڑے کا بچہ پیدا ہو کے قابل سواری کی ہونے
تک عرصہ ہوتا ہے اس سے کم ہوگا۔ جب طلوع آفتاب مغرب سی ہوگا توبہ کا
دروازہ بند ہو جاوی گا جو مؤمن ہے وہ مومن رہے گا۔ اور جو کافر ہے
وہ کافر ہی رہیگا (سوال) عیسے علیہ السلام کے نزول پر کون سی دلیل ہے
(الجواب) قول اللہ تعالی وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ
قبل موتہ یعنے جسوقت نازل ہونگی سب ایمان لاوین گے معتزلہ
اور فلاسفہ اور یہود اور نصاری حضرت عیسے کے عروج جسدی کے
آسمان کیطرف منکر ہین اور اللہ تعالے نے فرمایا وانہ لعلم للساعۃ
انہ کی ضمیر راجع طرف عیسے کے ہے یعنی حضرت عیسے کا بیان آیا
تو کافر انکار کر گئی یعنے نزول اسکا نشانی قیامت کی ہے اور حدیث
پہلی گذر چکی ہے۔ نصاری کہتے ہین کہ بدن حضرت عیسے کا سولی دیا گیا

اور روح انکا رفع کیا گیا۔ حق یہ ہے کہ رفع ان کا بجسدہ ہوا۔ ایمان
ساتھ اسکے فرض ہے اللہ تعالے نے فرمایا بل رفعہ اللہ علیہ
ابو طاہر قزوینی نے کہا ہے کہ وجود عیسے علیہ السلام کا سوا طعام اور
شراب کے عقل اسکی اور اک سے عاجز ہے اللہ کی قدرت بڑی ہے۔ فلاسفہ
کے بڑے بڑے شبہے ہیں انکی رفع میں سوال؟ طعام شراب سے
کسطرح بے پروا ہو گئی اللہ تعالے فرماتا ہے وما جعلنا ھم جسدا لا
یاکلون طعام (جواب) طعام اور شراب کے بعد رفع کے حاجت
نہ رہی ہے کیونکہ دنیا مین ہوا گرم سرد چلتی ہے تو اس سے بدن تحلیل
ہوتا ہے اور محتاج کہانے پینے کا ہوتا ہے آسمان پر ایسی ہوا نہیں
کہ کہانے کی حاجت ہو۔ سبحان اللہ طعام ہے اور لا الہ الا اللہ
بجاے پانی کے ہے۔ حضرت نے فرمایا ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی
اور حضرت نے فرمایا جب دجال آئیگا تو قحط سخت ہوگا مومن آدمیونکو تسبیح
تقدیس کافی ہوگی کہانے پینے سے بے پروا کرے گی۔ ابو طاہر نے کہا
ہے کہ خلیفہ خراط کو دیکھا بہر میں مقیم تھا ۲۳ برس نہ کہایا اور نہ پیا
رات دن عبادت الہی قوت کے ساتھ کرتا تھا ایسا ہی تسبیح حضرت عیسے
کو ہوگی۔ تخریج افادہ حضرت خواجہ محمد پارسائی حدیث باسناد صحیح جابر بن عبد اللہ
سے مرفوعا بیان کی ہے۔ من انکر خروج المھدی فقد کفر بما
انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ومن انکر نزول عیسی بن مریم
فقد کفر ومن انکر خروج الدجال فقد کفر ومن لم یومن
بالقدر خیرہ وشرہ من اللہ عزوجل فقد کفر۔ اس حدیث کو خواجہ
محمد پارسا نے شیخ ابی بکر بن ابی اسحاق کی کتاب سے نقل فرمایا کہ
روی فی نزول عیسے احادیث رواھا الائمۃ العدول لا یردھا الا الملحد

فقال حدثنا محمد بن حسن ح ابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن اسماعیل بن ابی
اویس ح مالک بن انس ح محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من انکر خروج المھدی الخ الحدیث عقیدہ
در وجوب اعتقاد اسکے کہ اللہ تعالے اعادہ اجسام کا کریگا جیسا اوسنے
انکو اول پیدا کیا ہے اور بیان کیفیت تہیہ اجساد برائے قبول ارواح
و بیان صورت صور و احیاء در قبور) واضح ہے عود جسم بعد انعدام جمیع اجزا
اصلیہ حق ہے ایسا ہو جائیگا جیسا قبل موت تہا اللہ تعالے نے فرمایا ہے
وھو الذی یبدا الخلق ثم یعیدہ اور فرمایا کما بدا کم تعودون
اور فرمایا بعثر ما فی القبور اور احادیث اور آیات مین اسقدر وارد ہے
کہ تاویل کی گنجائش ہے نہ انکار کے یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے اجماع
امت ہے جو منکر بعث کا ہوا وہ کافر ہے فقط فلاسفہ منکر ہیں وہ کہتے ہین
کہ عود روح کے معنے لذت لینے یا متالم ہونا ہے جسم کا عود ناممکن ہے۔
شیخ نے فرمایا کہ منکر بعث اور اعادہ ارواح کا در اجسام کافر ہے۔ صورت
اعادہ کی اسطرح ہے کہ آسمان سے منیہ برسیگا مثل منی رجال کے زمین ل
ملجائیگی ہڈی عجب کی جو ہر جسم دنیاوی کی باقی رہگئی تھی اور وہ قابل بوسیدگی
کے نہیں اوس پر سب اجزا ہر جسم کے جمع ہو جائینگے تسویہ اور تعدیل مزاج
کی ہو جاویگی قابل قبول روح ہو جاویگی جیسا کہ درخت سے تیل نکالتے ہین تو
قابل اشتعال کے ہو جاتا ہے ارواح بھی شعلہ کیطرح برزخ مین اور صور
اسرافیل مین روشن تھے جب اسرافیل پھونکے گا تو بدن استادہ ہو کر
دیکھنے لگینگے کوئی الحمد پڑہتا اٹھیگا کوئی سبحان من احیانا بعد ما
اماتنا والیہ النشور پڑہیگا اور کوئی کہیگا من بعثنا من مرقدنا ایسا
ہی ہر شخص جسحالت پر مرا ویسا ہی بولتا اٹھیگا برزخ کا حال فراموش کریگا

اور فرمایا اگر جسم بصورت اول موجود ہو تو اعادہ نہین اور اللہ تعالی نے
فرمایا کما بدأکم تعودون اور فلاسفہ کے اعتراضات عقلی ہین قدرت
الہیہ کے سامنے کوئی اعتراض نہین ہو سکتا فلسفہ کو اسلام نے باطل کر دیا
باب ۳۶۹ شیخ نے فرمایا عمل اعضا کا حق ہے اور نیت روح کا اعضا نے جو
کام کیا بلا نیت کیا قیامت مین جب اعضا گواہی دینگے تو اپنے اعمال کی
دینگے روح کی نیت کی خبر نہین کہ حدود اللہ کے توڑے یا نہ توڑے اسواسطے
وہ گواہی دینگے (نکتہ) روح پاک ہے جسم اور قوی بھی پاک ہین کہ سب
تسبیح اور توحید خالق کی کرتے ہین پھر جب روح اور جسم ملے تو اوسکا
نام انسان ہوا اس انسان کو طاعت کا خطاب ہوا روح تو پاک تھا
اوسکو مخالفت سے کیا کام اور اجسام اعضا وہ بھی خدا کی تسبیح اور
توحید کرتے تھے مخالف اور عاصی کون بنا عذاب کس پر اور عتاب
کس پر اور مجموعہ کا نام انسان ہے اور کوئی چیز جدید انہین ہوئی
(الجواب) بعض علما نے جواب دیا ہے کہ جب آدمی بالغ عاقل
ہوتا ہے تو مجموعہ روح اور جسم کو خطاب عبادت کا ہوتا ہے جب روح
اور جسم الگ ہو جائین تو خطاب رفع ہو جاتا ہے غرض جب انسان
مین عقل آتی ہے تو عقل روح اور جسم کو اپنے تسبیحات سے بہلا دیتی ہے
اور خطاب اللہ تعالے کا وارد ہوتا ہے تو اوسکو بقوہ وہم پریشانی
حاصل ہوتی ہے اپنے مرغوبات مین اصلی حالت کو چھوڑ دیتا تو اوسپر عقاب
اور عتاب آتا ہے (عقیدہ) دربیان آنکہ حشر بعد بعث حق ہے اور
تبدیل زمین و آسمان کی حق ہے یہ حشر یعنی جمع کرنا ساری خلقت کا واسطے
حضور درگاہ الہی اور حساب اعمال کے روبرو اللہ کے ضرور ہوگا سب
خلقت عام و خاص رسول اور انبیاء اور اولیا اور مومنین اس مین جمع ہین

کی طرف جاوین گے اور مجرمین کافرین اسمین جبار منتقم کیطرف جاوینگے
جو شخص دنیا مین خدا کا خوف رکھتا تھا - اسکو قیامت کے دن رحمت
اور لطف کیطرف لیجاوینگے - اور جو شخص دنیا مین بے ڈر تھا - اسکو جبار
کیطرف لے جاوینگے - ابتدا پیدائش سے انتہا دخول جنت تک پانچ حشر
ہین - یعنے مجمع خلایق اول مجمع روز میثاق کے ہوا - دوسرا دنیا مین -
تیسرا برزخ مین بعد موت کے - چوتھا وقت سوال منکر نکیر - پانچواں
حشر قیامت کا - چھٹواں بہشت اور دوزخ ہین ان مقامات مین جب
روح جسم کے ساتھ یا الگ وارد ہوتی ہے - تو نئی حالت اس کو پیش آتی
ہے + پچھلے حال کو بہلا دیتی ہے (حکمت) در حشر دواب وحوش انعام
اللہ کا ان پر - اور وہ بعد حساب کے مٹی ہو جاوینگے - مگر براق اور وہ حیوان جو
راہ خدا مین کام آئے وہ بہشت مین جاوینگے - اور وہ جانور کہ جسکو بہشتی نے
کہایا ہو - وہ بھی بہشت مین جاویگا - (سوال) ساری آدمی اور جنات
مجمع ان کا کس کس جگہ ہے (جواب) اول روز میثاق مین دوسرا
برزخ مین تیسرے میدان قیامت - اللہ تعالے نے فرمایا - مالک
یوم الدین یعنی اس روز بزرگ مین سب حاضر ہونگے کہ ملکیت اللہ
کی ایسی ظاہر ہوگی - کہ کسی موقع پر ایسی ظاہر نہین ہوئی اور بیان اس بات
کا زمین اور آسمان اس دن تبدیل ہونگے - قول اللہ تعالے کا یوم
تبدل الارض غیر الارض وانشقت السماء فہی یومئذ
واہیہ واذا الارض مدت زمین بھی پہاڑ اڑائے جائینگے
مثل اون دہنی ہوئی کے ریزہ ریزہ اڑتے نظر آوینگے - بلکہ مثل ذرون
کے نظر بھی نہ آوینگے - اور زمین کا نشیب فراز سب برابر کیا جائیگا
جیسا کہ ادھوڑی کو کھینچتے ہین - اس کو بھی کھینچینگے - اکتالیس حصے بڑھ جائیگی

بعد دخول مومنین در جنت و کافرین در دوزخ - زمین اور ستارے چاند
سورج سب کو دوزخ گھیر لیگا - آٹھوین آسمان تک دوزخ ہی دوزخ
ہو جائیگا - اور آٹھوان آسمان دوزخ کی سقف ہو جائیگی جو زمین بہشت
کی ہے دریائے نیل و فرات سدرۃ المنتہے کی جڑ سے نکلے ہین -
سدرۃ المنتہے سے نکلے ہین اور زمین پر جاری ہین - دریائے نیل کوہ
قمر سے ظاہر ہوا ہے اور فرات زمین روم سے - دونون بڑے شیرین تھے
مگر مٹی سے ملکر وہ صفائی اور شیرینی جاتی رہی - قیامت کے روز پھر
بہشت مین چلے جاوینگے - ان کا پانی ذہن کو اور دلکو روشن کرتا ہی
اور دریائے جیحون و سیحون مین بہی ایسا ہی وارد ہوا عقیدہ حوض
کوثر اور صراط اور میزان حق ہے شیخ کمال الدین بن ابی شریف نے
کہا - کہ یہ مسئلہ اسواسطے بیان کرتے ہین کہ معتزلہ اس مسئلے کے منکر
ہیں - وہ کہتے ہیں کہ پلصراط کا بال سے باریک ہونا اور تلوار سے تیز ہونا
اور اس پر آدمی کا عبور کرنا محال عقلی ہے - (الجواب) اہلسنت
جماعت کہتے ہیں - کہ اللہ تعالے نے طیر کو ہوا میں اڑایا وہ قادر
ہے کہ انسان کو صراط پر چلاوے - جبکہ حدیث شریف میں لقبول مخبر
صادق ثابت ہوا - تو اب انکار یا تاویل کرنی انکار از ایمان ہے -
معجزات انبیاء کرام کے اسیواسطے ظاہر ہوئے - تاکہ قیامت کے حالات
کا یقین ہو جاوے کہ جو خلاف عقل ہے اس کی تسلیم مین عقل مداخلت
نہ دیوے - حوض کوثر صورت اعتقاد کی ہوگا - شیخ نے فرمایا کہ
حوض ایک طرف پلصراط کے ہوگا اور ہر آدمی کا نور پلصراط پر
اسکے آگے آگے ہوگا جتنا پھیلے گا - پلصراط اتنی ہی چوڑی اس کو
نظر آویگی بعضے باریک دیکھینگے اور بعضے چوڑی اللہ تعالے نے فرمایا

یسعی نورہم بین ایدیہم و بایمانہم یعنی ان کا نور آگے
آگے اور داہنے اور بادین دوڑیگا مومن کے دونو طرف داہنے بائین
دونون سے نیکیان کرتا ہے - پلصراط کا اول موقف ہے اور آخر اسکا
میدان جس کا نام مرج ہے - جنت کے دروازے پر جسجگہ بہشتی
لوگ کہانا کہاوینگے - اور زمین مرج کی کلچہ ہوگی - اور پہل باہر
لٹکتے ہوئی بہشت کے توڑکر ان کے دسترخوان پر رکھے جاوینگے
پلصراط پر سات چوکیان ہونگی - اول پر ایمان سے سوال ہوگا دوسرے
پر نماز سے تیسرے پر زکوۃ سے چوتھی پر روزون سے - پانچوین پر
حج سے - چھٹی پر حدیث سے ساتوین پر ظلم سے - اگر جوابات
پورے ہوئے - تو فوراً چلا جاوے گا - ورنہ ہزار ہزار برس ہر ایک
چوکی پر روکا جائیگا (میزان کا بیان) اعمال تولے جائینگے معتزلہ
انکار کرتے ہین - ستر ہزار اہل فترت جو حضرت سے پہلے توحید
پر فوت ہوئے ہین ان کا حساب نہین ہوگا - شیخ نے فرمایا کہ میزان
ہر شخص کا علیحدہ ہوگا - اور ہر شخص کو خدا نے میزان کیصورت
پر پیدا کیا - دونون ہاتھ اسکے دو پلے ترازو - اور زبان اسکی
کانٹا میزان - جدہر کانٹا جھکے - وہ جانب بھاری ہوگی - اور اعمال
کیصورت بن جائیگی - جیسے کہ موت کی صورت کبش کی بن جائیگی
اور حضرت یحیی اس کو درمیان دوزخ و بہشت کے ذبح کرینگے اور وزن
اعمال ظاہرہ کا ہوگا - نہ باطنہ - کاکہ ان کی میزان محسوس نہین ہے
بلکہ معنوی ہے ایک میزان کلی ہوگی جسمین کل خلقت کے اعمال
نامے ہونگے - اور ہر شخص اپنی اپنی میزان کو دیکھتا جائیگا اگر بڑی
میزان کو دیکھیگا - تو کہیگا - کہ ایک ہے - اگر اپنی اپنی میزانون کو

دیکھین گے - تو جانین گے - کہ بہت میزانین ہین آخر عمل میزان مین جو
رکھا جاوےگا الحمد للّٰہ ہے - ثقل اعمال کا خلوص نیت سے ہوگا
نہ کثرت اعمال سے - یہ وزن جسکی سمجھ مین نہ آوے - وہ ایمان بالغیب
پر ثابت رہے - دین کی بات تو کوئی عقل مین نہین آسکتی - آخرت کی
باتین عقل نہین سمجھ سکتی - اہل کشف خدا کی مدد سے سمجھتے ہین عقل
اور نطق دو آلات ہین - واسطے تدبیر معاش کے دنیا مین اور واسطے
تیاری اسباب آخرت کے - عقل جس طرح خدا کی معرفت کامل سے عاجز
ہے - ایسا ہی معرفت احوال آخرت سے - اور احوال قبر سے - اور کیفیت
بعث اور حشر اور نشر صراط اور میزان اور قرائت کتب اور کیفیت حوض
اور شفاعت جنت اور نار سے اور دیدار خدا سے اور سماع کلام بے
سوا حرف اور صوت کے عاجز ہے - خود نہیں سمجھ سکتے - عقل اسواسطے
ادراک احکام الہیہ کے - جو کچھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی -
اسکو حق مانئے - اور اسکی کیفیت سے بحث نہ کرے - تاکہ ایمان ساتھ
لے جائے - حدیث قدسی ہے - کہ مین نے اپنے نیک بندون کے
واسطے ایسا کچھ تیار کیا - کہ نہ آنکھون نے دیکھا - نہ کانون نے سنا
نہ دل مین خیال گیا - تین قرن گذرے - پہلا صحابہ کا - دوسرا تابعین کا
تیسرا - تبع تابعین کا - سب سے اچھا تو پہلا قرن تھا - اس سے پیچھے دوسرا
اس کے بعد تیسرا - بعدہٗ فتنہ فساد کا - پیچھے عالمون نے مسائل لکھی
مخالفون کے جواب دئے - کچھ دین کی خدمت کرتے گئے جس سے نام
دین کا باقی ہے عقیدہ ہے صحائف عرش سے اڑکر مومن اور منافق کے
ہاتھ پر آئینگے اور یہ لوگ پڑھینگے - اور اللہ تعالے کے پیش ہون گے
حدیثون مین ایسا وارد ہے کہ مومن کے دست راست مین آویگا - اور منافق

کے دست چپ - مشرک کا اعمال نامہ کوئی نہ ہوگا - اور جن لوگون
نے کتاب بیچ کھایا - ان کو پس پشت کتاب اللہ یعنے توریت انجیل
قرآن شریف ہین امامان گمراہ کرنے والو خلقت کے جنہون نے خدا
کی کتاب کو دنیا مین پس پشت ڈالا ملینگے - جیسے یہود و نصاری
اللہ تعالے نے انسان کو زمین سے بنایا - اور آسمانی روح دیکر مسند
خلافت پر بٹھایا - سب آلات تدبیر معاش کے دئے اور دنیا مین اس
واسطے بنایا - کہ آخرت کی لیاقت رکھین - عقل اور نطق دیا - یہ دو آلات
تدبیر معاش و آخرت کے ہین تاکہ تدبیر معاش و معاد حسب شریعت بجا لاوین
اور عقول جیسے کہ خدا کی معرفت سے کما حقہ سے عاجز ہین کیونکہ وہ تحیر
مطلق ہے - اسی طرح جملہ غائبات سے عقول عاجز ہین - سوال منکر نکیر
کا قبر مین اور ان کا جواب اور کیفیت بعث بعد موت اور حشر اور نشر صراط
میزان - قرائت کتب - کیفیت حوض - شفاعت اوصاف جنت و نار
رویت اللہ بلا جہت - سماع کلام اللہ بلا صوت و حرف وغیرہ ذلک عقل
ان کے ادراک سے عاجز ہین - پیغمبر نے بھی خبر مجمل دی ہے جیسا کہ کی ذہن
و فہم ہوا - اسقدر سمجھا - ایمان اس کا نام ہے - کہ سب خبرین سچ
اور حق جانے ان کی کیفیت سے بحث نہ کرے - فکر ان کا منع ہے -
جیسے آنکھ سننے سے محروم ہے کان دیکھنے سے محروم ہے ویسا ہی
عقل کیفیت اخروی کے سمجھنے سے مردود محروم ہے - مگر جس کے دل کی
آنکھ کھل جاوے - اور اس کو کشف احوال آخرت کا ہو جاوے وہ
سب کیفیات یا بعض کیفیات کا واقف ہوتا ہے - مگر عقل اس کو
نہین مانتی اور نہ وہ کچھ بیان کر سکتا ہے - عقل اور نطق دونو عاجز ہین
عقل سمجھ نہین سکتی اور نطق بیان نہیں کر سکتے - بڑے بڑے عالمون نے

سوچا - کہ آخرت کے کچھہ حالات تو معلوم کریں مجھ الیف اللہ الہکتو بید لاکیا
یہ عام لوگ کس طرح پڑھینگے - بیشک ان کی کتاب البیان بید خرافات کبیا
دنیا کے ہے - جیسا کہ جو شخص پڑھا نہیں جانتا کہتے ہیں یہ فرشتوں کا
لکھا ہوا ہے - اور امور جن کے لذات سے خبر نہیں جنت کے میوے
دنیا کے میووں کے ہم نام ہیں لذت کچھہ اور ہے نہ سب سوچ کر حیرت
میں رہے مطلب کو نہ پہنچے - غرض یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ تعالے سے نقل فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیواسطے وہ کچھہ تیار
کر رکھا ہے جسکو نہ آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا نہ آدمی کے دل پر گذرا -
سب متقدمین اپنے شاگردوں کو منع کرتے آتے کہ ان امور آخرت سے
بحث نہ کرنا حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا - خوشی ہے اس شخص کیلئے جو اول
اسلام میں مرگیا - آج کل اگرچہ عقاید لوگوں کے صحیح ہونگے مگر شبہے
اباطیل کے شک میں پڑے ہونگے - کوئی امام محقق نہیں کہ ان کے شبہے
دور کرے اور نہ کوئی کسی سے دریافت کرسکتا ہے - اور نہ کوئی جواب
دیسکتا ہے عقیدہ کہ حضرت صلعم قیامت کے روز اول شافع ہونگے
اور اول مقبول الشفاعت حضرت نے فرمایا انا سید ولد آدم یوم
القیامۃ واول شافع واول مشفع ولا فخر یعنے میں قیامت
کے روز کل بنی آدم کا سردار ہوں اور پہلے شفاعت کرونگا اور پہلے
ہی منظور ہوگی یہ فخر نہیں علماء نے کہا کہ خصوصیت روز قیامت کی
اسواسطے ہے کہ اس روز سیادت حضرت کی کل پر ظاہر ہوگی جیسے مالکیت
خدا تعالی کی سب پر عیاں ہوگی - اور یہ حدیث حضرت نے اسواسطے
فرمائی ہے کہ امت کو اوس روز کسی نبی کے پاس جانے کی تکلیف نہ ہو
جس ہستی کو یہ حدیث یاد ہوگی وہ سیدھا حضرت کے پاس جائیگا اور کسی

پیغمبر کے پاس نہ جائیگا جسکو یہ حدیث نہیں پہونچی یا پہنچی یاد نہیں رہی
یا بھول گیا وہ اوس روز حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام
وغیرہ کے پاس جائیگا - پھر تھک کر حضرت کے پاس آئیگا - شیخ جلال الدین
سیوطی وغیرہ نے کہا کہ قیامت کے روز حضرت صلعم آٹھ قسم شفاعت فرماوینگے
شفاعت کبریٰ اور تمام روئے زمین کا مسجد ہونا اور واسطے تیمم
کے مطہر بنانا اور اموال غنیمت کے جہاد میں حلال ہونا اور عموم
ریاست حضرت کی کل عالم میں پھیلائی اور بھیجے گئے جمیع
افراد الناس یعنے انبیاء و مرسلین و عوام مبعوث ہونا اور
عنایت ہونا جوامع الکلم یعنے معانی جمیع اسماء الٰہیہ [illegible] اول
تعجیل حساب خلایق انتظار کی شدت سے راحت پاویں دوسرے
ادخال قوم در جنت بلا حساب تیسرے در حق مستحق دخول نار کہ انکو
دوزخ میں نہ جانے دینگے - چوتھے دوزخی کو دوزخ سے نکالینگے - یہاں
تک کہ کوئی مومن دوزخ میں نہ رہیگا - پانچویں بہشت میں بڑھانا
درجات اہل جنت - ششم صالحین امت جن کی طاعت میں کوئی قصور
واقع ہوا - اس کو معاف فرمایا - ساتویں در حق کفار کہ یعنے وقت ان کو
عذاب کی تخفیف ہو - جیسا کہ ابن وحیہ نے ذکر کیا ہے کہ ابو لہب کو ہر دو
شنبے کے روز عذاب تخفیف ہوتا ہے کیونکہ اس نے ولادت حضرت کے
سبب خوشی کی تھی - اور اپنی لونڈی ثوبیہ کو بسبب بشارت یعنے ولادت
حضرت کے آزاد کیا تھا آٹھویں اطفال مشرکین میں کہ ان کو عذاب دیا جاوے
اور بعض علما نے ایزاد کیا ہے کہ جو مدینہ میں دفن ہوا اسکی بھی شفاعت
کرینگے اور قبر میں بھی شفاعت مومنین کی فرماوینگے - اور شفاعت
کبریٰ یہ ہے کہ دروازہ شفاعت کا کھولینگے - کہ سب پیغمبر اور اولیا اور

علما کو اذن شفاعت کا ہے اور شفاعت بحالت حیات فرماتے تھے اور اب بھی عالم برزخ مین فرماتے ہین۔ عقیدہ ۵) کہ بہشت اور دوزخ حق ہین اور وہ دونو حضرت آدم سے پہلے پیدا ہوئے۔) جنت اور نار یعنے دوزخ اور بہشت دنیا کے پیچھے نو ہزار برس پیدا ہوے۔ اسی واسطے ان کو آخرت کہتے ہین۔ اور حضرت آدم علیہ السلام بہشت اور دوزخ کے آٹھ ہزار برس بعد پیدا ہوئے۔ اکثر معتزلہ کہتے ہین کہ بہشت اور دوزخ قیامت کے دن پیدا ہونگے۔ اہل سنت جماعت کہتے ہین۔ کہ بہت آیات احادیث وارد ہین۔ کہ بہشت اور دوزخ موجود ہین۔ اور قصہ آدم وحوا علیہ السلام کا دلالت کرتا ہے کہ بہشت موجود ہے۔ اور قبر کی حدیث کہ مومن کے واسطے قبر مین دروازہ بہشت کا کھل جاتا ہے۔ اور کافر کے واسطے دوزخ کا۔ یہ بھی دلالت کرتی ہے کہ بہشت اور دوزخ موجود ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اصحاب کبار مین۔ ناگہ آواز آئی جیسا بڑا پتھر کوئین مین گر پڑے۔ حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ کیسی آواز ہے صحابہ نے عرض کیا۔ اللہ و رسولہ اعلم فرمایا ایک پتھر دوزخ کے کنارہ سے ڈالا گیا ستر سال نیچے جاتے جاتے اب تہ مین پہنچا۔ اسکے گرنے کی آواز ہے یہ بات ہو رہی تھی۔ کہ منافقون کے گھر سے آواز آئی کہ فلانا منافق مر گیا۔ جسکی ستر سال عمر تھی حضرت نے اللہ اکبر پڑہی۔ اور صحابہ نے بھی اللہ اکبر کہا۔ یہ آوازہ اللہ تعالے نے صحابہ کو اسواسطے سنایا کہ عبرت پذیر ہوون۔ اور حضرت صلے اللہ وسلم کا کلام مبارک کیا لطیف ہے اور عجیب بہ شیخ محی الدین فرماتے ہین کہ مین نے دوزخیون کو دیکھا۔ کہ اپنے امامون کے ساتھ جھگڑ رہے ہین جو دین کے مقدمہ مین جو مذمت کرتا ہے۔ اور جھگڑتا ہے۔

وہ دوزخ مین بھی جھگڑیگا۔ آرام و آسائش تسلیم اور ایمان مین ہین اماماں مجتہدین و علما عاملین کے سامنے یا ان کی کلام پڑہنے کے ساتھ یا حضرت کی حدیث پڑہتے وقت بے ادبی اور مقابلہ کرنا موجب محرومی شفاعت کے ہے (سوال) دوزخ کتنے درکات کے ہین (جواب) سو درکہ ہے۔ مقابلہ مین درجات بہشت کے کہ بہشت کے سو درجات ہین۔ دوزخ کے ہر درکہ مین ہر ایک قوم خاص ہے۔ شیخ نے فرمایا کہ سات دروازے دوزخ کے کھلے ہین۔ آٹھوان دروازہ بند ہے جو باب الحجاب ہے از رویت اللہ اور سارے تارے دوزخ مین ہونگے سیاہ اور بے نور ایسا ہی سورج اور چاند بے نور دوزخ مین طلوع اور غروب کرینگے۔ دوزخ کا آفتاب بے نور ہوگا اور باقی تاثیرات انکی ہونگے دوزخ کی حد آٹھوین آسمان کی مقعر سے اسفل السافلین تک ہین اور سات آسمان اور انکے ما بین کی ہوا سب دوزخ ہوجائیگا جن مکانات کو حضرت نے جنتی فرمایا ہے۔ وہ جنت مین جاوینگے۔ جیسے مسجد و کعبہ اور قبور اولیاء اور قبور مومنین شہید ذکر آلہی سمندر کا پانی آگ بن جائیگا۔ اسیواسطے بعضے صحابہ کرام نے سمندر سے وضو کرنا مکروہ جانا جیسے عبد اللہ بن عمرؓ وغیرہ۔ اہل کشف اب بھی کبھار سمندر کو آگ دیکھتے ہین۔ سب سے زیادہ سخت عذاب ابلیس ہوگا (سوال) ابلیس تو آگ سے پیدا ہوا۔ آگ کے ساتھ اس کو کسطرح عذاب ہوگا (جواب) اللہ تعالے قادر ہے کہ جو چیز موجب راحت ہے۔ اس کو موجب عذاب کا کر دیوے۔ جیسا سانس حیوانات کا موجب حیات ہے جب گلا دبایا جاوے تو موجب وفات کا ہو جاتا ہے (سوال) حدیث مین وارد ہے کہ ابلیس کو عذاب زمہریر یعنے سخت سردی

کے ساتھ ہوگا (سوال) سردی داخل بدن سے پیدا ہوگی - یا خارج بدن
سے ہوگی - (جواب) داخل بدن سے جیسا کہ بخار والے
کے بدن میں سردی پیدا ہو جاتی ہے دوزخی چار قسم ہیں -
اول متکبر خدا کے امر کے سامنے جیسا فرعون - نمرود ابولہب اور
امثال انکی دوسرے مشرک لوگ جو اللہ کے ساتھ دوسرا اللہ مقرر
کرتے ہیں - تیسرا معطل لوگ جو اللہ کے منکر ہیں - جیسے دہریہ چوتھی
منافق لوگ جنھوں نے اسلام ظاہر کیا - ولیکن انکار رکھا - ان
چار قسموں سے منافق سخت عذاب میں ہونگے - یہ چار قسمیں ہمیشہ
دوزخ میں رہینگی جس نے شیخ پر تہمت لگائی ہے - کہ شیخ فرعون کو
مومن جانتے ہیں - اس نے غلط کہا - کیونکہ شیخ نے باب فتوحات
میں لکھا ہے - کہ فرعون دوزخی ہے - ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ٭
فرعون کے ایمان میں سب علما متفق ہیں - کہ وہ بے ایمان مرا
فقط ایک قاضی بوبکر باقلانی اس کے ایمان مقبول کا قائل ہے - کہ
مرتے وقت اس نے کہا لا الٰہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل وانا
من المسلمین کہا یعنے کوئی اللہ سوا اسکے نہیں جس کے ساتھ بنی اسرائیل
ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں - ساری امت نے کہا - مرتے وقت
ایمان لانا معتبر ہے یہی شیخ کا مذہب ہے کہ شیخ نے فتوحات اخیر
عمر میں لکھی اُسکے بعد پانچ برس زندہ رہے - پھر فوت ہو گئے - اور
شیخ نے فرمایا - کہ یہ چار قسم دوزخی مذکورین کیواسطے ایک ایک دروازہ
ہے دوزخ کے دروازوں سے جزو ہے یہ ان کے مقامات عذاب کی ہیں
سات دروازے دوزخ کے اور چار قسم دوزخی - چار کو سات میں ضرب
دیا - حاصل اٹھائیس جیسے منازل قمر اور باقی سیارات

کے اٹھائیس ہیں - اور حروف بھی اٹھائیس ہیں - جن سے سارے کلمات
تالیف ہوئے ہیں - جن کے ساتھ کفر اور ایمان ظاہر ہوا - انہی اٹھائیس
حروف سے ایمان اور کفر اور جھوٹ اور سچ اور کلمات اللہ تعالیٰ کے
تالیف ہوئے (سوال) ابواب جہنم کے کیا کیا نام ہیں اور ان کے
داخلین کون کون ہیں (جواب) ایک کا نام باب جحیم دوسرا
باب سقر تیسرا باب سعیر باب حطمہ و باب لظی و باب جہنم و باب ہاویہ
یہ نام دروازوں کے بصفات ان مکانوں کے ہیں - کہ جن کے دروازے
ہیں - اور داخل ہونے والے ہر دروازے سے قرآن شریف میں بیان
کئے گئے اہل جحیم وہ ہیں - جو قیامت کو نہیں مانتے - اور اہل سقر وہ
لوگ ہیں جو نماز نہیں پڑھتے اور مسکین کو طعام نہیں دیتے - اور
بیہودہ باتیں کرتے ہیں - اور قیامت کا انکار کرتے ہیں - اہل سعیر
وہ لوگ ہیں - جو شیاطین کے زمرے میں داخل ہونا - اہل حطمہ وہ
لوگ ہیں - جو مسلمانوں سے آنکھ اور زبان سے تمسخری کرتے ہیں اہل
لظی وہ لوگ ہیں جو - ذکر الٰہی سے پیٹھ دیکر چلے جاتے ہیں - اور مال
جمع کرتے ہیں اور حق نہیں دیتے اہل جہنم وہ لوگ ہیں - جو اپنے
رب کے ناشکرے ہیں - اہل ہاویہ وہ لوگ ہیں کہ جنکی نیکیاں کم
ہونگی اور بدیاں بہت ہونگی ساتوں آسمانوں کے فرشتے سات صفیں
ہونگی سب خلایق کو محیط ہونگے - جب لوگ دوزخ دیکھینگے - اور اسکا
جوش خروش سنینگے - تو اس سے بھاگینگے - اس کا نام فزع اکبر ہے
اس فزع اکبر سے کوئی نہیں بچیگا - مگر ایک گروہ جن کو خدا تعالیٰ نے
فرمایا لا یحزنہم الفزع الاکبر - انبیاء کو غم امتوں کا ہوگا - اسی طرح
ہر مرشد کو اور واعظ کو اور استاد کو اپنے مریدوں اور شاگردوں کا

نہ ہوگا سب کہیں گے - اللہم سلم سلم اور جو لوگ فزع اکبر سے بے ڈر
ہونگے انکے واسطے منبر نور کے حسب مراتب بچھائے جائینگے -
وہ منبرون پر باامن خوشحال چہرہ خندان بیٹھینگے - جب لوگ دوزخ سے
بھاگین گے - تو آگے ملائکہ ہفت آسمان کی صفوف کو دیکھین گے -
ملائکہ ان کو روکین گے - اور محشر کی طرف بلائے جائین گے - پیغمبر
ان کو بلائین گے - کہ لوٹ آؤ - پھر ندا رب العالمین سے آویگی -
اے محشر والو - آج جانوگے تم - کون کرم کے لائق ہے اللہ تعالی
فرماے گا - کہان ہین - وہ لوگ جن کے پہلو بسترون سے جدا ہوتے
تھے - اور عبادت مین کھڑے ہوتے تھے - وہ تھوڑے ہونگے پھر دوبارہ
فرماے گا - کہان ہین - وہ لوگ - جو تجارت اور خرید و فروخت مین
ذکر الہی سے غافل نہین ہوتے تھے - پھر تیسری دفعہ پکارے گا -
کہان ہین وہ لوگ جنہون نے خدا تعالے کے ساتھ عہد کر کے وفاداری
کی حکم کیا جائے گا - ان تین گروہون کو بہشت کیطرف لے جاؤ اور
دوزخ سے ایک گردن نکلے گی - جسمین دو آنکھین ہونگی اور زبان
ہوگی خوش بیان - جب خلقت کے اوپر گردن جھکے گی تو کہے گی مین
تین گروہ پر موکل ہون - ایک جبار عنید پر انکو چن لے گی - کوئی
نہ رہیگا - پھر وہ آواز کرے گی - مین موکل ہون اس پر جس نے اللہ
اور رسول کو ایذا دی - پھر ان کو چن لے گی پھر تیسری دفعہ ندا کریگی
تو کہے گی - مین موکل ہون اس پر جس نے تصویر بنائی - جن لوگون
نے گرجون مین بت خانون مین کوئی تصویر حیوان کی یا انسان کی یا
درخت یا پتھر کی بنائی ہے جن کو لوگ پوجتے ہیں - ان سب کو وہ گردن
چن لے گی - اور جو لوگ ایسی تصویرین بناتے ہین - جن کی عبادت

نہیں ہوتی ان سے پوچھا جائے گا - اور ان کو تکلیف دیجائیگی
کہ تم ان کے اندر روح ڈالو تصویر حیوانات کی بنانی حرام ہے
اگرچہ انکی عبادت نہ کرین شیخ نے لکھا فتوحات ۲ صفحہ ۴۰۳
مین عبداللہ ابن مسعودؓ و امیر المومنین علی کرم وجہہ سے راوی ہے
حضرت علی نے فرمایا - کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قیامت مین پچاس موقف ہیں - ہر موقف ہزار سال کا ہے
اول جب لوگ قبرون سے نکلین گے - تب ابواب قبور پر ہزار
سال ننگے بھوکے پیاسے کھڑے رہینگے - جو مومن ہوگا ساتھ خدا
کے اور نبی کے اور جنت اور نار کے بعث اور قیامت کے اور
ساتھ قضا اور قدر کے خیر و شر کے دل مین جو کچھ حضرت نے
فرمایا - اور کبھی اسمین شک نہ کیا تھا - تو وہ نجات پائے گا
جس نے کسی بات مین شک کیا ہو - وہ ہزار سال بھوک پیاس
غم مین کھڑا رہے گا - پھر جو اللہ چاہے اس پر حکم کرے گا
پھر لوگ محشر کی طرف چلائے جائینگے تو ہزار سال سائبان
آگ مین کھڑے رہینگے - ان کے اردگرد آگ ہوگی - جس نے
اخلاص دل کے ساتھ اقرار نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا
ہو - اور شرک اور جادو اور خونریزی مسلمانون سے پاک ہو
اور نیکون کا دوست ہو - اور دشمن خدا رسول کا دشمن ہو
وہ نجات پائے گا - اور جسکے دل مین ان باتون سے کوئی
شک ہو یا ان گناہون سے کچھ کیا ہو - تو کھڑا رہے گا - پھر
نور اور تاریکی کیطرف چلائے جائینگے ہزار سال وہان ٹھہرینگے جسکے دلمین نفاق
نہ آیا ہو اور حق اپنا اور لوگونکا ادا کیا ہو - اور سچ کہا ظاہر و باطن خدا کا مطیع ہو

راضی بقضا اللہ ہوا اور خدا کے دئے پر قناعت کئے ہو وہ اس تاریکی
سے نکل جاوے گا - چہرہ اوس کا روشن ہوگا - ورنہ ہزار سال کھڑا
رہے گا - پھر حساب گاہ کی طرف جائینگے - وہ دس خیمے ہین -
ہر ایک خیمہ ہزار سال کا موقف ہے - اول موقف مین محرمات
پوچھے جاوینگے - دوسرے مین خواہشین نفسانی - تیسری مین فرمانبرداری
والدین کی - چوتھے مین فرمانبرداری بادشاہ کی اور تعلیم قران شریف
کی اور دین کی اور تادیب اولاد کی اور پانچوین مین حقوق علماؤن
کے اور چھٹے مین حق قرابت دارون کا - ساتوین مین صلہ رحم کا -
اور اٹھوین مین حسد - نانوین مین فریب سے - دسوین مین دغابازی سے
اگر سب حقوق مین پورا ہے - تو نجات پائے گا - ورنہ ہزار ہزار
سال کھڑا رہے گا جب تک نجات پائی - اسکے حق مین شفاعت نافع
ہوگی - بعدہ اعمال نامون کیواسطے بلائے جائینگے - وہ پندرہ موقف ہین
ہر موقف ہزار سال کا ہے اول موقف مین صدقات اور ذکوۃ سے
پوچھا جائیگا دوسرے مین سچی بات سے لوگون کی معافی سے -
تیسرے مین امر معروف سے چوتھے مین نہی منکر سے پانچوین مین حسن
خلق سے - چھٹے مین حب و بغض اللہ کیواسطے - ساتوین مین مال حرام
سے - اٹھوین مین شرب خمر سے - نانوین مین حرامکاری سے دسوین مین
جھوٹ سے - گیارہوین مین جھوٹی قسم سے بارہوین مین سود کھانے
سے - تیرہوین مین نیک عورتون کو گالیان دینے سے -
چودہوین مین جھوٹی گواہی سے - پندرہوین بہتان سے اگر سب
سوالون سے جواب پورا ہوا - تب لوا الحمد کے تلے کھڑا ہوگا - اور
اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ دیا جائیگا حساب آسان ہوگا ورنہ ہزار برس ہر

موقف ہوگا پیاسا غم مین کھڑا رہے گا - ہر موقف پر یعنی اعمال نامون
کا ہے - جو سخی ہوگا جسنے مال قیامت سی پہلے بھیجا - وہ اعمال نامہ
آسانی سے پڑھ لیگا - اور لباس جنت کا پہنایا جائے گا - اور تاج
جنت کا اسکے سر پر رکھا جائے گا ٹھنگا وہ عرش رحمن کے تلے با
امن بٹھلایا جاویگا - اور اگر بخیل تھا - تو اعمال نامہ اسکے بائین
ہاتھ مین دیا جائے گا - اور لباس دوزخ کا پہنایا جاویگا پھر
خلقت کو طرف میزان کے لیجائینگے - جسکی میزان نیکیون کی بھاری
ہوئی - وہ طرفۃ العین مین نجات پاوے گا - اور جسکی میزان بدیون
کی بھاری ہوئی - وہ ہزار سال کھڑا رہے گا - پھر خلقت کو خدا تعالی
کے سامنے بلایا جائیگا - وہ بارہ موقف ہین - اول مین آزادی
غلامون سے پوچھا جائے گا - دوسرے مین قرآن شریف اور حق قران
شریف سے پوچھا جائے گا - تیسرے مین جہاد سے پوچھا جائیگا
چوتھے مین غیبت سے - پانچوین مین چغل خوری سے - چھٹے مین دروغ
سے - ساتوین طلب علم سے - آٹھوین مین خود پسندی سے - نانوین مین
تکبر سے - دسوین ناامیدی از رحمت خدا سے - گیارہوین مین حکم الٰہی سے
بارہوین مین حق ہمسائے سے - جو لوگ ان گناہون سے توبہ کرکے
مرے ہون - ان کو بھی نجات ہوگی - اور جو توبہ کرکے نہ مرے
ان کو بھی ہزار ہزار برس کھڑا رہنا پڑیگا - پھر خلقت کو حکم ہوگا کہ
پلصراط کی طرف چلو - وہ تلوار سے تیز اور بال سے باریک بھی ہزار
برس دوزخ کے اندر پڑی رہی ہے - اس پر کانٹے ہین - زنجیر ہین
سات دوزخ ہین - سات پلصراطین ہین ہر ایک پل پر ایک ایک سوال
ہوگا - اول پر سوال ایمان کا دوسرے پر نماز کا تیسرے پر زکوۃ کا چوتھے پر روزہ

پانچوین پرچہ کا چھٹے پر طہارت پانی پلیدی پانی کا۔ ساتوین پر ظلم خلقت
کا اول طعام اہل جنت کا پلصراط سے پار اتر کر مچھلی کے جگر کا زایدہ
میدان مرکج مین ہوگا۔ اور طعام اہل نار کا ٹلی بیل کی۔ وہ مچھلی اور
بیل جن پر زمین قائم ہے۔ جو لوگ مومن گنہگار دوزخ مین جائینگے
ان کا بدن مردہ بے حس ہو جائے گا۔ کہ اس سبب ان کو گرمی نہ
معلوم ہو بدن جل جائیگا۔ جب نکلین گے تو کوئلی کی صورت ہونگے
نہر حیات مین نہلائی جائینگے۔ تو جلا ہوا چمڑا گر جائے گا اور اندر سے
بدن صاف نکلیگا۔ بہشت مین داخل ہونگے۔ کفار کے بدن نہ جلینگے
وہ ہمیشہ عذاب مین رہینگے۔ وجہ مرنے بدن مومن کی یہ ہے کہ مومن
کی طبیعت تابع اور خائف از عذاب ہے۔ اور جنتی عضا ہین ہر
وقت معصیت کے پکارتے ہین۔ ایسا نہ کر ہم کو حرام مین نہ چھوڑ۔
کیونکہ ہم قیامت کی دن گواہی دینگے عذاب مومن کا موجب تخفیف
غضب الہی کے ہوگا یہ جلنا اوس کا ایسا ہے۔ جیسا کہ اونٹ
بیل کو داغ دیتے ہین کہ بڑی سخت بیماری اسکی جاتی رہے ہے غضب الہی
بڑا قہر ہے یہ جلنا خدا کو راضی کر دے گا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ رحمت الہی
بحال مومنین بہر حال شامل ہے۔ کفار کا عذاب بے نہایت ہی۔ وہ
موجب تخفیف غضب الہی کا نہین ان پر دونون عذاب ہونگے
آگ کا اور غضب الہی کا۔ اور یہ عذاب ان عاصی مومنون کو ہوگا جو بے توبہ
مرے ہین اگر دنیا مین توبہ کی ہو۔ اور حد شرعی جاری ہو گئی ہو یہ کفارہ
عذاب آخرت سے ہو جائے گا۔ کفار کے حق مین فرمایا کہ دنیا کا عذاب
ان کی رسوائی ہی۔ آخرت مین عذاب بڑا ہے۔ گنہگار
مومن کو عذاب بڑا نہین ہوگا عذاب بڑا وہی ہے۔

جو قہر الہی کا ہو۔ دوزخی اپنے اپنے مکان مین محبوس
رہینگے۔ اور بہشتی جہان چاہین۔ سیر کرین۔ اللہ تعالے نے
فرمایا کہ وجعلنا جہنم للکافرین حصیرا یعنے کافرون کے
واسطے دوزخ قید خانہ بنایا۔ حدیث بیہقی مین وارد ہے۔ امتی
امۃ مرحومۃ لیس علیہا فی الاخرۃ عذاب وان عذابہا فی الدنیا
الزلازل والفتن والبلایا والمحن یعنے میری امت مرحومہ ہے
آخرت مین اس پر عذاب نہین۔ اسکا عذاب دنیا مین زلزلے
اور فتنے اور بلائین اور محنتین ہین گنہگارون کا دوزخ مین
داخل ہونا مخالف اس حدیث کے نہین۔ کیونکہ مراد نفی عذاب
سے نفی عذاب دائمی کے ہے کیونکہ ایمان اور توحید دوام عذاب
سے مانع ہے۔ پس سچ ہے جو کلمہ گو ہوگا۔ وہ دوزخ مین نہ رہیگا
حضرت نے فرمایا۔ قیامت کے دن جب دنیا دارون کو آگ مین
ایک غوطہ دیا جائے گا۔ اور کہا جائیگا۔ کہ کبھی تم نے کوئی نعمت
دیکھی۔ کہیگا۔ قسم ہے خدا کی نہین دیکھی جب مومن کو دوزخ سے
نکالکے نہر حیات مین غوطہ دینگے۔ تو کہینگے کہ تم نے کبھی عذاب
دیکھا ہوگا۔ وہ بولیگا واللہ کبھی نہین دیکھا۔ انسان کی طبیعت مین فراموشی کا
خمیر ہے۔ جب کوئی حالت سخت یا نرم آجاتی ہے۔ تو پچھلی حالت
کو فراموش کرتا ہے گنہگار مومن دوزخ مین پچاس ہزار سال
سے زیادہ نہ رہینگے وہ دن اسی قدر ہے۔ دوزخ مین کفار کو
نیند نہین ہوگی فقط اس امت کے گنہگارون کو نیند
ہوگی۔ وہ وقت نیند مین ان کا آرام کا ہوگا۔ جیسا کہ
خواب مین باغ دیکھتا ہے۔ آگ سے نکل گیا۔ بہشت مین

داخل ہوا - اس خواب مین کھانا پینا اور صحبت اہل کے ساتھ
اور ملاقات بھائیون کی اس کو حاصل ہوگی جب خواب سے پیدا
ہوا - تو کچھہ نہین - بعضے عاصی مومن خواب مین بھی عذاب
پاوین گے - ابلیس دوزخ کے چوتھا طبقہ مین ہوگا - وہ دوزخ
کی سلطنت ہے سب دوزخیون کے عذاب اسکو ہونگے - ابلیس
سب کے ساتھ عذاب مین شریک ہوگا - حدیث مین ہی جو طریقہ
برا نکالے اس پر گناہ اس کا ہے - اور گناہ اس شخص کا جو
پر عمل کرے - جو کوئی دوزخ مین داخل ہوا - بواسطہ ابلیس کے
داخل ہوا - جنات مین نہ کوئی مشرک ہے نہ منافق نہ دہریہ -
فقط دو قسمین کافر یا مسلمان - شیطان خلقت کو شرک کا وسوسہ
ڈالتا ہے کہ مشرک ہو جائے مگر جب یہ مذہب ابلیس کی وسوسے
سے بنے تو سب کے ساتھ عذاب مین شامل ہوگا - جیسا حدیث
مین گذرا - گویا کہ وہ موجد سب کفریات کا ہے - حدیث صحیح مسلم
مین ہے جو شخص مرے لا الہ الا اللہ جانتا ہو - بہشت مین داخل
ہوگا - جسنے بموجب فرمان حضرت کے کوئی نیکی کی ہو - آخر
بہشت مین جاوے گا شفاعت ارحم الراحمین - دوزخ کے سات دروازے
اسواسطے ہین کہ آدمی کے اعضا عبادت کے بھی سات ہین
ہاتھ - پاؤن - آنکھہ - کان - منہ - پیٹ - فرج - گنہگار مومنون
کو آگ ظاہر مین جلائیگی - نہ باطن مین - کفار کو ظاہر مین
بھی باطن مین بھی - جب بہشتی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانے
جائینگے تو محشر والی زمین دوزخ بن جائیگی اور سات آسمان
دوزخ مین ہونگے - سب تارے اور سورج اور چاند دوزخ

مین ہونگے یعنے دوزخ آٹھوین آسمان کے مقعر تک پونہچ جائیگا
قیامت جمعہ کے روز ہوگی - جب وہ دن گذر جائیگا - تو رات
آویگی - وہ رات دوزخ مین ہمیشہ رہیگی - صبح نہ ہوگی - جیسا بہشت
مین رات نہ ہوگی قیامت کے دن کا نام خدا نے یوم العقیم کہا ہے
عقیم اس کو کہتے ہین جسکی اولاد نہ ہو - اس دن کے بعد
کوئی دن نہ ہوگا - جب دوزخی بہشتی اپنے بہشت دوزخ مین داخل
ہو دینگے تو موت کو صورت مینڈھے کی لاوینگے - درمیان
بہشت و دوزخ کے حضرت یحیٰ ذبح کرینگے - منادی ندا کریگا
کہ اے اہل جنت و اہل نار اب کسی کو موت نہ ہوگی - جنتی
خوش ہو جاوینگے - دوزخی زیادہ غم مین ہونگے - جنت مین
سورج اور چاند نہ ہوگا - اور گرمی اور سردی نہ ہوگی + سائبان
عرش سے انوار ظاہر ہونگے - کوئی مثل روشنی چاند کے اور
کوئی مثل سورج کے - اللہ تعالے نے فرمایا کہ نیک لوگ جنت
مین ہمیشہ رہینگے جب تک آسمان اور زمین ہین الا ماشاء
ربک - مگر جب چاہے رب تیرا - اب اس استثنا کے
کیا معنے ہین - یعنے نیک لوگ جنت مین ہمیشہ رہینگے -
جب تک آسمان و زمین بہشت کے یعنے نعمت لطیفت
زیادہ نعمتین جنت جو آنکھ نے نہین دیکھین - نہ کان نے سنی
نہ کسی کے دل پر گذرین یعنی رضامندی خدا تعالی کی اور نظر
بسوے وجہ اللہ کریم کے یہ نعمتین بہشت سے زیادہ ہین یہ
بہشت سے مستثنا ہین - اور دوزخیون کے واسطے بھی ایسا
ہی لفظ آیا ہے - الا ماشاء ربک - یعنے ان کے بھی اندرون

عذاب غضب الہی کے دوزخ کے ظاہری عذاب زیادہ
ہونگے ان دو آیتون کے معنون مین علماء نے بہت سے زیادہ
تفسیرین کین ہین - سب ضعیف ہین - یہ صحیح ہے
جو مرقوم ہوئی بعوض لذات اہل بہشت کی لذات دنیا
سے زیادہ ہونگے - لذات دنیا تین وجہ سے ہین
حسی - خیالی - عقلی - بہشت مین اللہ تعالی اہل جنت کو واسطے اور
اور قوتین پیدا کریگا جن سے لذات مخفیہ از چشم و گوش و دل
معلوم کرینگے - لذت حسیہ جیسی لذت کھانے پینے کی اور جماع محسوسات
کی اور لذت خیالیہ جیسے لذت خواب کی - یہ لذت بہشت مین نہ ہوگی
کیونکہ بہشت مین نیند نہین ہوگی قیامت کا نام حاقہ ہے - جو بات
وہان ہوگی سچی ہوگی خیالی وہمی نہ ہوگی - خیالات و ہمات
ہوتے ہین اور لذت عقلیہ بھی ایسی ہی ہے - جیسے کہ لذت
فہم کی علم کی جیسا مسئلہ مشکل معلوم ہوجانے - لذت عقلی پیدا
ہوتی ہے جیسا امام ابو حنیفہ نے فرمایا - کہ اگر بادشاہون کو
ہماری لذت کی خبر ہوتی - تو ہم سے اکر جنگ کرتے - عقلی جو ہوگی
دوزخ مین ہوگی اور بہشتی لذت دائمی ہین ہونگی - جو لذتین مین
ان کو حاصل ہونگی وہم اور فکر کی حاجت کوئی نہین جو کھائین
پئینگے وہ پسینہ کے ذریعہ نکل جائیگا - بول براز نہ ہوگا -
شیخ ابو طاہر قزوینی نے فرمایا - کہ مین نے ایک عورت دیکھی جسکا نام
عائشہ تھا در پرگنہ شہر نور - تیس برس تک اس کو
بول براز کی حاجت نہین ہوئی تھی جب دنیا مین کاملین کو
ایسا دیکھتے ہین باوجود کھانے کثیف کی اور پانی ناگوار ہوا گندہ کی

محتاج بول براز کے نہین ہوتے - جو کچھ پیغمبرون نے
اہل جنت کی خبرین دی ہین - باوجود کھانے پینے کے
ان کو بول براز کی حاجت نہین ہوویگی - اسمین کوئی جائے
شک اور تردد کی نہین ان میوجات کے نام دنیا کے میوجات
کے نام دنیا کے میوجات کے نام ہین - لیکن لذت مین
اعلے ہین - حضرت ابن عباس نے فرمایا - کہ جو اللہ تعالے
نے جنت کی چیزون کے نام فرماے ہین - ہم انکی حقیقتون
سے واقف نہین جیسا جنت مین مومن کو کسی چیز کی
خواہش ہوگی - تو جھٹ وہ چیز پیدا ہوجائیگی - جیسے کہ
اگر چاہیگا کہ لڑکا پیدا ہو - فوراً پیدا ہو جائیگا -
غرضیکہ نفوس دنیا مین تابع شہوات کے ہین - اور
اہل جنت کے شہوات تابع نفوس کے ہونگے - اللہ تعالے
نے فرمایا - ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم - یعنے واسطے تمہارے
بہشت مین جو جی چاہے - اہل جنت چار قسم ہین -
پیغمبر - اولیا - علما - مومنین جب یہ سب لوگ جمعہ کے
روز جس کا نام جنت مین یوم المزید ہے - جنت عدن
مین میدان کثیب مین جمع ہونگے - تو پیغمبر منبرون پر
بیٹھینگے - اور اولیا تخت پوشون پر اور علما کرسیو پر - اور
مومنین مقلدون گدیلون پر (سوال) حدیث شریف مین
وارد ہے کہ ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت مین
داخل ہوویںگے - یہ کون لوگ ہون گے (جواب
وہ لوگ ہون گے - جو دنیا مین ان کے خیال مین

یہ نہین تھا کہ بہشت مین داخل ہونگے - اللہ تعالے نے
فرمایا وبدالھم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون یعنے
ان کے واسطے اللہ تعالے سے وہ کچھ ظاہر ہوگا جس
کا گمان بھی نہین کرتے تھے - جو اہل صلوٰۃ ہوگا - وہ
باب صلوٰۃ سے داخل ہوگا - جو اہل جہاد سے ہوگا - وہ
باب جہاد سے داخل ہوگا جو صدقہ دینے والا ہوگا -
وہ باب صدقہ سے داخل ہوگا - روزہ رکھنے والے
باب ریان سے - صدیق اکبر نے عرض کیا - کوئی ایسا شخص
بھی ہوگا جو سب دروازون سے داخل ہو حضرت نے فرمایا
ہان مجھ کو امید ہے کہ تو ان مین سے ہوگا - یعنے اللہ تعالی
سب کو یکبارگی ندا فرماوے گا کہ اس اس دروازے سے
داخل ہو - کوئی ایک دروازے سے داخل ہوگا - کوئی دو
دروازون سے - کوئی تین سے - کوئی پانچ سے کوئی چھ
سے کوئی سات سے کوئی آٹھ سے ایک آن میں - توضیح
اس مطلب کی یہ ہے آدمیون کے اعضائے تکلیف آٹھ
ہین - ہر ایک عضو سے ایک نیکی ہوتی ہے - جس پر
وہ نیکی غالب ہو - وہ اس دروازے سے داخل ہو -
کسی پر دو نیکیان غالب ہوتی ہین - کیسی پر تین - کیسی
پر سب جو سب اعضا سے برابر نیکی کرنے والا ہے - وہ
آٹھ دروازون سے داخل ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا
ایک شخص آن واحد میں مقامات مختلفہ میں موجود ہوسکتا ہے
اہل کشف اس کو جانتے ہیں - اہل عقل اس کے منکر ہیں

سوال جنات معنوی بھی ہون گے - یا نہین جواب
ہان ہون گے - جیسے کہ دنیا مین دو عالم ہین - ایک عالم
لطیف ایک عالم کثیف - عالم لطیف کا نام عالم غیب ہے
عالم کثیف کا عالم شہادت روح کے واسطے جنت معنوی ہے
یعنے علوم و معارف بنظر و فکر اور اس کے واسطے لذات اور
شہوات بھی ہیں - جو بواسطہ نفس حیوانی کے اور قوے ظاہر کے
پاتا ہے - کہ جیسا کھانا پینا - نکاح - لباس - خوشبو -
خوش آواز - صورتین نیک - سوال جنات محسوس
اور معنوی کہان کہان سے پیدا ہوئے - مادہ ان کا کیا ہے
جواب جنت محسوس کا مادہ رضاء اللہ ہے - جنت
معنوی کا مادہ - روح جنت محسوس کی ہے - فرحت
الٰہی سے پیدا ہوا - جنت محسوس مثل جسم کے ہے
اور جنت معنوی مثل روح جنت محسوس کے حدیث
میں وارد ہے - کہ جنت چار اصحاب کا مشتاق ہے
ایک حضرت علی - دوسرا سلمان تیسرا عمار - چوتھا
بلال کا اس حدیث میں رمز ہے - ان چار نامون کے
معنے جسمین پائے جائین - ان کا مشتاق ہے
بلال کے معنے اچھا ہونا بیمار کا - سلمان کے معنے سلامتی
امراض سے عمار کے معنے آبادی کرنے والا جنت کا
بزوال الم شوق اور علی کے معنے جو عالی ہمت ہو
آگ پر - ان اوصاف کے آدمی جنت کے معشوق
ہیں - غرض آدمی چار قسم ہیں - ایک قسم تو بہشت

کے عاشق ہیں - اور بہشت ان کا عاشق ہے - جیسے رسل
انبیاء اولیا کامل قسم دوم جنت ان کا عاشق ہے - وہ
جنت کے عاشق نہیں جیسے مردان خدا جو اللہ کے جلال
میں فانی ہیں - جنت کے دیکھنے سے محجوب ہیں - یہ
پہلی قسم سے کم درجہ کے ہیں - یہ مدہوش ہیں یہ
اپنی حقیقت سے ناواقف ہیں اور تیسری قسم بہشت کے
عاشق ہیں - بہشت اُن کا عاشق نہین - جیسے گنہگار مومن
چوتھی قسم کے بہشت کو نہین چاہتے - نہ بہشت ان کو چاہتا
ہے جیسے منکران قیامت اور منکران بہشت مخصوص
کل بہشت تین قسم کے ہیں - ایک جنت اختصاص - دوسرا
جنت میراث - تیسرا جنت اعمال - جنت اختصاص وہ
ہے - جسمیں لڑکے نابالغ اور انبیاء داخل ہووین گے -
کہ حد بلوغ تک نہیں پہنچے - اور اہل توحید جو
در زمانے فترت حضرت سے پہلے توحید فطری پر وفات
پاگئے - اور اہل جنت میراث کے وہ لوگ ہیں - جو اُن
مکانون مین رہتے تھے - جو منکرون کے ساتھ بدلائل
مقابلہ کرتے تھے - جنت اعمال مین وہ لوگ ہون گے
جنہون نے عمل نیک کئے - جنت اعمال میں سو درجہ ہوگا
سب جنات سے اعلے جنت عدن ہے متصل اس کے
جنت فردوس ہے اور متصل اسکے جنت خلد ہے اور متصل اسکے جنت نعیم ہے
اور متصل اس کے جنت ماوی ہے اور متصل اس کے
دار السلام ہے اور متصل اس کے دار المقامہ ہے

وسیلہ اعلے درجہ ہے جنت عدن میں کہ یہ مقام عالی
خاص حضرت کا ہے - بعد اذان کے دعا پڑھی جاتی ہے
اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ
الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ اِنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ
وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا
نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط
اس مین دعا اسی مقام کی ہے - امت کو حکم ہے - کہ حضرت
کے واسطے دعا کرے - اس دعا کرنے مین کیا سر الٰہی ہے
ہر کوئی اُس پر واقف نہیں ہو سکتا - اولیاء اللہ کو
معلوم ہے - بیان نہیں کرتے - راحت و سرور مطلق بہشت
مین ہے - جو بہشتی ہونگے - نعمت مین ہونگے - مگر نیند
کی راحت نہ ہوگی - نیند کی راحت اسواسطے ہے -
جو تھک جاتے نیند کی راحت گنہگار مومن دوزخیون
کے واسطے جب تک دوزخ مین رہیں گے **سوال؟**
بہشت کے لوگون کے واسطے اللہ نے فرمایا وَلَھُمْ رِزْقُھُمْ
فِیْھَا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا ان کے واسطے وہاں رزق ہوگا صبح و
شام - اور چاند سورج بہشت میں نہیں - صبح شام کیسی
معلوم کریں گے **جواب** اندازے سے معلوم کرینگے
دنیا میں جسقدر فرق ہوتا تھا - اتنی دیر کے بعد رزق
ان کے پیش کیا جاوے گا اور دوسری انوار مختلف
ہونگے - کوئی سورج کی مانند کوئی چاند کی مانند - انکی

آسانی جاننے سے ہی وقت معلوم ہو جائے گا - غذا انسان
کے بدن میں ہر وقت تحلیل ہوتا ہے - جب ختم ہوجاتا
ہے - تو دوسری غذا کی حاجت ہوتی ہے - ایسا ہی
جنت میں غذا تحلیل ہوتی جائیگی - تو دوسری کے طالب
ہونگے - غذا حاضر کی جائیگی - **سوال** - کثیب البیض
یعنی ٹیلہ سفید جہاں جمعہ کے روز یعنے یوم المزید مین
مجمع خلایق کا ہوگا - وہ کیا ہے **(جواب)** سفید کستوری
کا ہوگا جہاں ملائکہ ممبر پیغمبرون کے واسطے اور تخت نور
اولیاؤن کے واسطے کرسیاں علماء کے واسطے - اور
گدیلے مومنون کے واسطے بچھائینگے - وہ دربار شاہی
کا مقام ہے - جہاں خواص لوگ داخل ہوتے ہیں
عوام لوگ برائے زیارت جاوینگے - جب سب
اپنے اپنے مراتب میں بیٹھینگے - تو حق تعالے ان کو
اپنے دیدار کے واسطے بلاے گا - تو سب لوگ بقدر
مراتب مسارعت بسوے عبادات در دنیا جائینگی
جو دنیا میں عبادت کے واسطے تیز جاتا ہے وہ تیز
جائے گا جو آہستہ جاتا ہے وہ آہستہ جائے گا
اور وہ اسطرح کے ہونگے - کہ ہر ایک شخص اپنے اپنے
مرتبہ کو شناخت کرے گا خدا تعالے کی تجلی ہوگی -
ہر ایک اس تجلی سے موافق اعتقاد اپنے کے نور پاویگا
جب خدا تعالے کو دیکھینگے جس نے دنیا میں
ہر تجلے خدا کی پہچانے ہے - وہ سب تجلیات

خدا کو دیکھے گا - اور جس نے ایک تجلے یا دو تجلے پہچانے
ہیں وہی تجلے دیکھے گا - جب تجلے ہوگی - تو بعضے
لوگ آنکھ سے دیکھینگے - اور بعضے سارے بدن سے
بعضے سارے چہرے سے - انبیاء اور ان کے وارث
سارے بدن سے درمیان اللہ تعالے اور بندون کے
حجاب عظمت کا ہوگا بقدر طاقت کے - اللہ کے نور کو احاطہ
کوئی نہ کرسکے گا - اللہ کا نور بصارت کو قائم نہین
ہونے دیتا - ذات احاطہ سے باہر ہے - وہ دیدار
ذوقی ہے - جس قدر ذوق ہوگا اسی قدر وصل ہوگا
رسول اولوالعزم جنکو حکم جہاد اور قتال کا ساتھ فجار اور کفار کے ہو اور جب
کفار نے تبلیغ رسالت کا انکار کیا یہ مرتبہ اولوالعزمی کا بعد نبوت
اور رسالت کے عطا ہوتا ہے بحالت نبوت تبلیغ ضروری نہین اور بحالت
رسالت تبلیغ ضروری ہے قتال ضروری نہین اور بحالت اولوالعزمی
قتال ضروری ہے - مدارک مین ہے کہ اسامی شریفہ اولوالعزم کے
وہی ہین جو سورۂ احزاب میں ہیں -
نوح - ابراہیم - موسیٰ - عیسیٰ - حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بعضون
کا قول ہے کہ آٹھ ہیں - نوح - و ابراہیم و یعقوب و یوسف
و ایوب - و موسیٰ و داؤد - و عیسیٰ و خضر ہیں اور خاتم وہی ہے
کہ جامع ہو نبوت کا اور رسالت کا اور اولوالعزمی کا اور بعد
اوسکے نبی کا آنا ناممکن ہو اور دین اوسکا منسوخ نہو سکے بلکہ موبد مخلد ہو
غرض انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین اور رسول تین سو تیرہ ہیں اولوالعزم
کوئی پانچ کہتا ہے کوئی آٹھ کوئی نو کوئی اٹھارہ -

فہرست رسالہ عقد الفرائد در بیان احسن العقائد حصہ دوم